لجنہ اماء اللہ کینیڈا

النساء

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

10

شرائطِ بیعت

جنوری تا اپریل 2015ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

النساء

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

جلد# 27۔ جنوری تا اپریل 2015ء۔ شمارہ نمبر 1

نگرانِ اعلیٰ

مکرم و محترم لال خان ملک صاحب

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

زیرِ نگرانی

مکرمہ و محترمہ امتہ النور داؤد صاحبہ

صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

نیشنل سیکرٹری اشاعت

ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ

مدیرہ اُردو

فرزانہ سنوری صاحبہ

پروف ریڈرز

طاہرہ نسیم صاحبہ، عنبرین منظور صاحبہ

اردو کمپوزنگ اور تزئین و زیبائش

تحمیدہ ولی صاحبہ، ناصرہ نسیم صاحبہ، آن چوہدری صاحبہ

رضوانہ سلمٰی صاحبہ، وجیہہ قیوم صاحبہ، نداء النصر صاحبہ

مینجر

مبشرہ احمد صاحبہ

پبلشر

جیمنگ گرافکس

عنوانات

کلامِ الٰہی، کلامِ رسول ﷺ، کلامِ امام الزماںؑ	1
اداریہ	2
خطبہ جمعہ	3
دارالبیعت لُدھیانہ اور پہلی بیعت	12
پہلی شرطِ بیعت	13
دوسری شرطِ بیعت	14
تیسری شرطِ بیعت	16
چوتھی شرطِ بیعت	18
پانچویں شرطِ بیعت	19
وہ ایک بہترین چھوٹا سا لڑکا	20
چھٹی شرطِ بیعت	21
ساتویں شرطِ بیعت	23
آٹھویں شرطِ بیعت	24
نویں شرطِ بیعت	26
رپورٹ جلسہ سیرۃ النبی۔ درخواستِ دُعا	27
دسویں شرطِ بیعت	28
متفرقات	29
تتلی	30

کلامِ الٰہی

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۵۷﴾ (سورہ النور:57)

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ﴿۱۵﴾ (سورہ طٰہٰ:15)

یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

کلامِ رسول ﷺ

عَنۡ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اِنَّ بَیۡنَ الرَّجُلِ وَبَیۡنَ الشِّرۡکِ وَالۡکُفۡرِ تَرۡکَ الصَّلٰوۃِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علیٰ من ترک الصلوۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

کلامِ امام الزماں علیہ السلام

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان اِن میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اُسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سے بات سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت بُرا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اُس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اُس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب بُرے کام ہیں“۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 ص 219)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ”اپنے بھائیوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

اداریہ

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے پُر آشوب دور میں جب خدا تعالیٰ سے الہام پاکر عاشقِ محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے احیائے اسلام بیڑا اُٹھایا۔ تو بہت سے نیک بندوں نے حضورؑ سے اُنکی بیعت لئے جانے کا اظہار فرمایا۔ مگر آپؑ نے اِس بارے میں منشاءِ ایزدی کو مقدّم ٹھہرایا اور پھر کچھ عرصہ بعد حکمِ خداوندی کے تحت جب پہلی مرتبہ بیعت لینے کے لئے ارادہ فرمایا تو اِن الفاظ میں ایک اشتہار دیا۔ فرمایا:

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبتِ مولیٰ کا راہ سیکھنے کیلئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔۔۔۔ اُنہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں اُن کا غمخوار ہوں گا اور اُن کا بار ہلکا کرنے کیلئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دُعا اور میری توجہ میں اُن کیلئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لیئے بدل و جان تیار ہونگے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 186)

اس پیغام کو حرزِ جاں بناتے ہوئے آج ہم سب احمدی ہر سال عالمی بیعت کے موقعہ پر اس عہدِ بیعت کو دُہراتے ہیں اور پیمانِ وفا باندھتے ہیں کہ یہ شرائطِ ہمارے شب و روز کا لازمی جزو ہونگی۔

شرائطِ بیعت میں سے ہر ایک شرط بھرپور عملی اصلاح کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اس سلسلے میں خلیفۂ وقت کی مسلسل راہنمائی اور نصائح ایک احمدی کیلئے ہر لحہ سُنہری حروف میں لکھے جانے والے درخشاں موتی ہیں۔ ان نصائح میں سے چند ایک مثال کے طور پیشِ خدمت ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری راہنمائی کیلئے اس سال کے آغاز میں ہی اپنے خطباتِ جمعہ میں عملی اصلاح کے حوالے سے نصائح فرمائی ہیں جیسا کہ فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کسی پر اُسکی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ وہ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جو انسانی طاقت سے باہر ہو، اس کی استعدادوں سے باہر ہو، اس کی قابلیت سے باہر ہو"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2015ء)

ایک اور مقام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس برائیوں یا نیکیوں کے بڑھنے میں ماحول ایک لازمی جزو ہے۔ اردگرد کے اثرات جب تک کسی نیکی یا بدی کیلئے خاص زمین تیار نہ کر دیں اس وقت تک وہ بدی یا نیکی نشوونما نہیں پا سکتی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء)

یہ دو مختصر مگر انتہائی جامع نصائح ایک احمدی کو بارہا متفرق حالات میں اپنا جائزہ لینے اور شرائطِ بیعت کے تمام پہلوؤں پر ہر ممکن عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے میں ممدّ و معاون ہوتی ہیں۔

بحیثیت ایک لجنہ ممبر ہماری روزمرّہ زندگی اور اردگرد کا ماحول ہمیں ہر لحہ اِن شرائط پر عمل پیرا ہونے کیلئے ایک آزمائش کا کام کرتا ہے۔ لیکن دُعا اور اس جوشِ کامل کیساتھ کہ ہم ہر لحہ عملی اصلاح کی کوشش میں لگی رہیں گی۔ ہمیں دین و دُنیا میں سُرخرو کرنے والا وجود بنا سکتی ہیں۔

اس شمارہ میں ممبراتِ لجنہ کے سامنے ایک بار پھر اس عہد کا اعادہ کرنے کیلئے شرائطِ بیعت کو نہایت اختصار کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اَحسن رنگ میں اِن شرائط پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہو گا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ ہمارے لیئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائطِ بیعت میں کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔ پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ شرائطِ بیعت کے حوالہ سے افرادِ جماعت کو نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 جنوری 2015ء بمطابق 2 صلح 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

آج کا جمعہ اس نئے سال 2015ء کا پہلا جمعہ ہے۔ مجھے مختلف لوگوں کے نئے سال کے مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں۔ فیکسیں بھی اور زبانی بھی لوگ کہتے ہیں۔ آپ سب کو بھی یہ نیا سال ہر لحاظ سے مبارک ہو۔ لیکن ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہو گا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کیلئے ہم اس حق کو ادا کرنے کیلئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کیلئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کیلئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اُس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہو گا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ تو واضح ہو کہ ہر اُس شخص کیلئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود مہیا فرما دیئے ہیں، بیان فرما دیئے ہیں اور اب تو نئے وسائل اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے ہر شخص کم از کم سال میں ایک دفعہ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرے گا۔ اور ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائطِ بیعت میں کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ دس شرائطِ بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بنتی ہے۔ پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جو شخص احمدی کہلا کر اس بات پر خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے وفاتِ مسیح کے مسئلے کو مان لیا یا آنے والا مسیح جس کی پیشگوئی کی گئی تھی اس کو مان لیا اور اس پر ایمان لے آیا تو یہ کافی نہیں ہے۔ بیشک یہ پہلا قدم ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نیکیوں کی گہرائی میں جا کر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور برائیوں سے اپنے آپ کو ایسے بچائیں جیسے ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے اور جب یہ ہو گا تو تب ہم نہ صرف اپنی حالتوں میں انقلاب لانے والے ہوں گے بلکہ دنیا کو بدلنے اور خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔

بہر حال ان باتوں کی تھوڑی سی تفصیل یاد دہانی کے طور پر آج مَیں بیان کروں گا۔ یہ یاد دہانی انتہائی ضروری ہے۔ ہماری بیعت کا مقصد ہمارے سامنے آتے رہنا چاہیئے۔

پہلی بات جو آپ نے ہمیں فرمائی ہے وہ شرک سے بچنے کا عہد ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

ایک مومن جو خدا پر ایمان لانے والا ہو اور خدا پر ایمان کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں زمانے کے امام کی بیعت کر رہا ہو۔ ایسے شخص کا اور

شرک کا تو دُور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک مشرک اللہ تعالیٰ کی بات مانے۔ لیکن نہیں جس باریک شرک کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام توجہ دلا رہے ہیں وہ کوئی ظاہری شرک نہیں ہے بلکہ مخفی شرک ہے جو ایک مومن کے ایمان کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہیئے۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔ بُت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جائیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بُت ہے“۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349)

پس آج ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے جن تدبیروں اور حیلوں پر انحصار کیا، انہی کو سب کچھ سمجھا یا یہ چیزیں صرف ہم نے تدبیر کے طور پر استعمال کیں اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر ان تدبیروں سے اللہ تعالیٰ کی خیر اور برکت چاہی۔ اپنے آپ کا انصاف کی نظر سے جائزہ خود ہمیں اپنے عہد کی حقیقت بتا دے گا۔

پھر آپؑ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

کون عقلمند انسان ہے جو کہے کہ جھوٹ اچھی چیز ہے یا جھوٹ بولنا چاہتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرّک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 360)

پس نفسانی غرض ہو، کوئی مفاد ہو تبھی انسان جھوٹ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ لیکن اعلیٰ اخلاق یہ ہیں کہ جان مال یا آبرو کو خطرہ ہو پھر بھی جھوٹ نہ بولے اور سچ کا دامن کبھی نہ چھوڑے۔ جھوٹے اور سچے کا تو پتا اس وقت ہی چلتا ہے جب کوئی ابتلا درپیش ہو۔ ذاتی مفاد متاثر ہونے کا خطرہ ہو لیکن پھر بھی اس میں سے سرخرو ہو کر نکلے۔ اپنے ذاتی مفادات کو سچائی پر قربان کر دے۔

آجکل یہاں اور یورپین ممالک میں بھی اسائلم کیلئے لوگ آتے ہیں لیکن باوجود میرے بار بار سمجھانے کے ان وکیلوں کے کہنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ جھوٹ پر مبنی کہانی لکھواتے ہیں اور پھر بھی بعضوں کے بلکہ بہت ساروں کے کیس reject ہو جاتے ہیں۔ باقی دنیا میں بھی اور یہاں بھی جماعتی طور پر وکیلوں کی ایک مرکزی ٹیم ہے۔ وہ اسائلم لینے والوں کی مدد کرتی ہے۔ ان کو وکیلوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے یا انہیں بعض ایسی ضروری باتیں بتاتے ہیں اور مشورہ دیتے ہیں جو اُن کے کیس کیلئے مفید ہوں۔ کئی مرتبہ ہوا ہے کہ مجھے کمیٹی کے صدر نے کہا کہ فلاں کا کیس اس لئے reject ہوا ہے کہ بے انتہا جھوٹ تھا۔ صرف ایک دنیاوی مفاد حاصل کرنے کیلئے جھوٹ کا سہارا لیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ جھوٹ اور شرک کو اللہ تعالیٰ نے اکٹھا کر کے بیان فرمایا ہے۔ پھر اسی طرح بعض benefits لینے کیلئے غلط بیانی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جھوٹ بھی ایک بُت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

پس اس باریکی سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر فرمایا یہ عہد کرو کہ زنا سے بچو گے

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہے اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342)

اب آجکل ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی بیہودہ فلمیں چلتی ہیں یا کھولنے سے نکل آتی ہیں جو نظر کا بھی زنا ہے، خیالات کا بھی زنا ہے، پھر برائیوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ گھروں کے ٹوٹنے کی وجہ ہے۔ کئی عورتیں اور لڑکیاں اپنے خاوندوں کے بارے میں لکھتی ہیں کہ سارا دن انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں اور بیٹھ کر گندی فلمیں دیکھتے ہیں۔ بعض مرد بھی اپنی بیویوں کے بارے میں لکھتے ہیں اور پھر نتیجتاً خُلع اور طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔ یا انہی فلموں کی وجہ سے جانوروں سے بھی زیادہ بدترین بن جاتے ہیں۔ احمدی معاشرہ عموماً تو اس سے بچا ہوا ہے۔ شاذ و نادر کے سوا کوئی ایسے واقعات نہیں ہوتے لیکن اگر اس معاشرے میں رہتے ہوئے اس گند سے اپنے آپ کو بچانے کی بھرپور کوشش نہ کی تو پھر کسی پاکیزگی کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ پس اس بارے میں بھی بہت فکر سے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بد نظری سے بچوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں غضِّ

بصر کا حکم دیا ہے تا کہ بد نظری کا موقع ہی پیدا نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔

(سنن الدارمی، کتاب الجھاد، باب فی الذی یسھر ۔۔۔۔الخ حدیث 2404 صفحہ 773 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت 2000ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں۔۔۔۔“

فرماتے ہیں: ”ضروری ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 343)

آپ نے فرمایا: ”اسلام نے شرائط، پابندی ہر دو عورتوں اور مَردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مَردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غضِّ بصر کا“۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 346۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس بات پر بھی ہمیں غور کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ کس حد تک ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ پھر آپ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہر ایک فسق و فجور سے بچوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اللہ تعالیٰ کے احکامات سے باہر نکلنا فسق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ ”گالی گلوچ کرنا فسق ہے“۔

(سنن ابن ماجہ باب اجتناب البدع و الجدل حدیث 46)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ” قرآن سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کافر سے پہلے فاسق کو سزا دینی چاہیئے“۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 367۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا: ”جب یہ (یعنی مسلمان) فسق و فجور میں حد سے نکلنے لگے اور خدا کے احکام کی ہتک اور شعائر اللہ سے نفرت ان میں آگئی اور دنیا اور اس کی زیب و زینت میں گم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی اسی طرح ہلا کو، چنگیز خان وغیرہ سے برباد کروایا“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 133، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آجکل بھی دنیا کے مسلمانوں کا یہی حال ہے۔

پھر ایک عہد بیعت کرنے والے سے یہ لیا گیا ہے کہ ظلم نہیں کرے گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

ظلم ایک انتہائی بڑا گناہ ہے۔ کسی کا حق غلط طریق سے دبانا بہت بڑا ظلم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ کونسا ظلم سب سے بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبالے۔ فرمایا اس زمین کا ایک کنکر بھی جو اس نے ازراہِ ظلم لیا ہو گا تو اس کے نیچے کی زمین کے جملہ طبقات کا طوق بن کر قیامت کے روز اس کے گلے میں ڈال دیا جائیگا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 61 مسند عبداللہ بن مسعود حدیث 3772 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)

یعنی اس زمین کے نیچے گہرائی تک جتنی زمین ہے، (اللہ جانتا ہے کتنی زمین ہے) اس کا ایک طوق بنے گا اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائیگا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ وہ لوگ جو مقدمات میں اَناؤں کی وجہ سے یا ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کی وجہ سے لوگوں کے حق مارتے ہیں اس کو سوچنا چاہیئے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا گیا ہے کہ خیانت نہیں کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اور خیانت نہ کرنے کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پیش فرمایا؟ فرمایا اس شخص سے بھی خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آچکا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ حدیث 3535)

پس یہ معیار ہیں جو ہمیں حاصل کرنے ہیں۔ کوئی عذر نہیں کہ فلاں کی امانت میں نے اس لئے قبضے میں کرلی یا اس کی چیز دبالی کہ اس نے فلاں وقت میرے ساتھ خیانت کا معاملہ کیا تھا۔ اپنے حقوق کیلئے قضایا اگر دوسرا فریق غیر از جماعت ہے تو عدالت میں جاؤ۔ اگر جماعت کہتی ہے تو عدالت میں جائیں لیکن خیانت کا تصور ہی مومن کے ایمان کی بنیاد ہلا دیتا ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہر قسم کے فساد سے بچوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اپنوں کے ساتھ جھگڑوں اور فساد کو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ غیروں سے جو ہمیں تکلیفیں پہنچا رہے ہیں اس سے بھی سلوک کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ کیا ہے؟

فرمایا: ”وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کیلئے غائبانہ دعا کرو۔۔۔۔“۔

فرمایا: ”دیکھو میں اس امر کیلئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے ہنگامہ اور فساد کے جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔۔۔۔“

فرمایا: ”جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی

وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے"۔
(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 204-203۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نہ اپنوں سے (جھگڑیں) نہ غیروں سے۔ہم میں سے وہ لوگ جو (لڑائی جھگڑا کرنے والے ہیں) اگر بیویوں کے ساتھ سلوک میں یا اپنے بھائیوں کے ساتھ تعلقات میں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے ساتھ سلوک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کو سامنے رکھیں تو تھوڑے بہت معاملات بھی جو ان شکایات کے سامنے آتے ہیں یہ بھی نہ آئیں۔یا کم از کم ان میں غیر معمولی کمی واقع ہو جائے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہوں گا۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یہ باغیانہ رویہ چاہے نظام جماعت کے کسی ادنیٰ کارکن کے خلاف ہے یا حکومتِ وقت کے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے رویّوں سے بھی بچنے کی ہدایت فرمائی جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے۔دین میں دخل اندازی کے علاوہ حکومتِ وقت کے باقی احکامات کے خلاف ایسے رویّے دکھانا جو خود کو قانون شِکن بنا رہے ہوں یا دوسروں کو قانون کے خلاف بھڑکا سکتے ہوں یہ اسلامی طریق نہیں ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہونے کا بھی عہد کرو۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پہلے بھی مَیں نے بتایا کہ آجکل ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے نفسانی جوشوں سے مغلوب ہونے کے بہت سے مواقع ہیں۔پھر لڑائی، جھگڑے، دنگا فساد بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ انسان نفسانی جوشوں سے مغلوب ہوتا ہے۔پس چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو کسی بھی طرح نفسانی جوشوں کو ابھارنے والی یا ان سے مغلوب کرنے والی ہے ان سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا ایک احمدی کا فرض ہے۔

پھر فرمایا کہ احمدیت میں داخل ہو کر اس بات کا بھی عہد کرو کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی پابندی کرنی ہے کہ نمازوں کو پانچ وقت اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

دس سال کے عمر کے بچے پر بھی نماز فرض ہے۔پس والدین کو اس کی نگرانی کی ضرورت ہے اور اس نگرانی کا حق تبھی ادا ہو گا جب خود والدین نمازوں میں نمونہ ہوں گے۔بہت سی شکایتیں میرے پاس آتی ہیں۔بعض بچے بھی کہتے ہیں کہ ہمارے والدین نماز نہیں پڑھتے یا بیویاں کہتی ہیں کہ خاوند نماز نہیں پڑھتے۔بچے کیا نمونہ دیکھ رہے ہوں گے؟ مردوں کیلئے پانچ وقت کی نماز شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا مطلب ہے کہ مسجد جا کر باجماعت نماز ادا کریں سوائے بیماری یا کسی بھی خاص جائز عُذر کے۔اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو ہماری مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں۔صرف عہدیداران ہی اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو بہت فرق پڑ سکتا ہے۔اس بارے میں مَیں وقتاً فوقتاً کہتا رہتا ہوں لیکن ابھی بھی بہت کمی ہے اور کوشش کی ضرورت ہے۔جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو اس بارے میں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنا چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا"۔
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 254 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اُس میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں۔پس اس طرف ہر احمدی کو بہت بڑھ کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ عہد ہم سے لیا کہ نماز تہجد کا بھی التزام کریں۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہیئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریق رہا ہے اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے اور برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے"۔
(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 112 حدیث 3549)

پس نہ صرف روحانی علاج ہے بلکہ جسمانی علاج بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:
"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔جو زیادہ نہیں وہ دو رَکعت ہی پڑھ لیں کیونکہ اُس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائیگا۔اُس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے"۔
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 245۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس طرف بھی ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ہم سے عہد لیا۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
"جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گُنا رحمتیں نازل فرمائے گا"۔
(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ---حدیث 849)

پس بڑی اہمیت ہے درود کی اور دعاؤں کی قبولیت کیلئے بھی درود انتہائی ضروری ہے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک تُو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصّہ بھی اوپر نہیں جاتا"۔(سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی فضل

الصلوٰۃ علی النبی ﷺ حدیث 486)

پھر بیعت میں ایک عہد ہم یہ کرتے ہیں کہ استغفار میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی بہت زیادہ استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اُس کی ہر مشکل سے اُس کیلئے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اُن راہوں سے رزق دیتا ہے جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا"۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الوتر باب فی الاستغفار حدیث 1518)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کیلئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ وہ باطن کا ہو، اسے علم ہو یا نہ ہو۔۔۔۔ استغفار کرتا رہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 275۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس اس اہمیت کو بھی ہمیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

پھر ہم سے یہ عہد لیا کہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو ہم یاد رکھیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے سب سے بڑا احسان تو یہی ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان یاد رہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خالص تعلق جوڑنے کی کوشش بھی ہر وقت رہے گی اور آپ کی باتوں پر عمل کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔

پھر یہ عہد ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر اہم کام اگر اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور بے اثر ہے"۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث نمبر 1894)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کر پاتا"۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 297 مسند نعمان بن بشیرؓ حدیث 18640 مطبوعہ بیروت 1998ء)

پس اللہ تعالیٰ کی حمد کو اس طرح کریں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی ممنونِ احسان رہیں۔

پھر ایک عہد ہم نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عام مخلوق کو تکلیف نہیں دیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پھر یہ عہد ہے کہ مسلمانوں کو خاص طور پر اپنے نفسانی جوشوں سے ناجائز تکلیف نہیں دیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

جس حد تک عفو کا سلوک ہو سکتا ہے کرنا ہے۔ لیکن اگر مجبوری سے کسی کے حد سے زیادہ تکلیف دِہ رویّے کی وجہ سے اصلاح کی خاطر، ذاتی عناد کی وجہ سے نہیں، غصّے کی وجہ سے نہیں بلکہ اصلاح کی خاطر کسی کو سزا دینی ضروری ہے تو پھر اپنے ہاتھ میں معاملہ نہیں لینا بلکہ حکّام تک یہ بات پہنچانی ہے۔ جو اصلاح بھی کرنی ہے صاحبِ اختیار نے کرنی ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اصلاح کرتا پھرے۔ خود کسی سے بدلے نہیں لینے۔ عاجزی اور انکساری کو اپنا شعار بنانا ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا وفادار رہنا ہے۔ خوشی اور تکلیف ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا دامن ہی پکڑے رکھنا ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مومن کا کام بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کیلئے ہی خاص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی اور مسرت اور فراخی نصیب ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی شکر گزاری اس کیلئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ، رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے۔ اس کا یہ طرزِ عمل بھی اس کیلئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کے ثواب کو حاصل کرتا ہے"۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد و الرقاق باب المؤمن امرہ کلہ خیر حدیث 7500)

پس ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی دوڑنا ایک مومن کا کام ہے۔ اور جب یہ ہو گا تو اس عہد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر ذلّت اور دکھ کو قبول کرنے کیلئے تیار ہیں اور کبھی کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے، نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے"۔

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 24)

پس ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بن کر رہنا ہے اور اس کیلئے کوشش کرنی ہے انشاء اللہ اور دکھ اور ذلت بھی دیئے جائیں تو کبھی اس کی پرواہ نہیں کرنی یہ ہمارا عہد ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ رسم و رواج کے پیچھے نہیں چلیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی

رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحو اعلیٰ صلح جور۔۔۔حدیث 2697)

پس اس بارے میں ہر وقت ہمیں بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ آجکل شادی بیاہ کے معاملے میں غلط قسم کے رسم ورواج پیدا ہو گئے ہیں۔ احمدیوں کو اس سے بچنا چاہیئے۔ اپنے دائیں بائیں دیکھ کر دوسروں کو دیکھ کر ان رسوم میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ اس بارے میں تفصیل سے بھی ایک دفعہ مَیں بتا چکا ہوں۔ سیکرٹریان تربیت اور لجنہ کو چاہیئے کہ وہ وقتاً فوقتاً جماعت کے سامنے یہ باتیں رکھیں تاکہ غیر مقبول فعل سے افرادِ جماعت بچتے رہیں۔

پھر یہ عہد ہے کہ کبھی ہوا و ہوس کے پیچھے نہیں چلوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو کوئی اپنے ربّ کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنّت اس کا مقام ہے۔ ہوائے نفس کو روکنا یہی فنا فی اللہ ہونا ہے اور اس سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے اِسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے“۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 413 تا 414۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کروں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے“۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پھر یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو ہم اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 125۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس کے حصول کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔

پھر یہ عہد ہے تکبّر اور نخوت کو مکمل طور پر چھوڑ دیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہانوں میں انسان کو رُسوا کرتی ہے“۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598)

پھر فرمایا: ”مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے“۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402)

پھر یہ عہد لیا گیا ہے کہ فروتنی اور عاجزی اختیار کروں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر عاجزی اور انکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا، اس کو بلند کر دے گا اور یہاں تک کہ اس کو علّیین میں جگہ دے گا“۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 191 مسند ابی سعید الخدریؓ حدیث نمبر 11747 مطبوعہ بیروت 1998ء)

عاجزی انکساری اختیار کرنے سے ایک درجہ بلند ہوتا جائیگا۔ اگر یہ مسلسل رہے تو یہاں تک بلند ہوتا جائیگا کہ جنّتوں کے جو اعلیٰ ترین معیار ہیں ان میں جگہ دے دے گا۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہم ہمیشہ خوش خُلقی کو اپنا شیوہ بنائیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اس کو بھی ہر ایک کے سامنے رکھنا چاہیئے۔

پھر یہ عہد ہے کہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو“۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 54۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد لیا کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان، مال، عزت اور اولاد سے زیادہ عزیز سمجھوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پھر یہ عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمیشہ ہمدردی کروں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو اللہ تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔۔۔۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے“۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 284-285۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد لیا کہ خداداد طاقتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طریق کی راہ سے قسّامِ ازل نے

بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض لِلّٰہ اپنے حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کیلئے زور لگاوے"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 62-61)

پس دنیا کی روحانی ترقی کیلئے کوشش بھی بنی نوع کو فائدہ پہنچانے میں داخل ہے اور مادی اور روحانی فائدہ پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ پس جہاں ظاہری ہمدردی اور مدد پہنچانی ہے، انہیں فائدہ پہنچانا ہے، خدمتِ خلق کرنی ہے، وہاں تبلیغ بھی بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے ایک احمدی کا فرض ہے۔

پھر یہ عہد آپ نے لیا کہ آپ سے ایک ایسا قریبی رشتہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم نے قائم کرنا ہے جس میں اطاعت کا وہ مقام حاصل ہو جو نہ کسی رشتے میں پایا جاتا ہے نہ کسی خادمانہ حالت میں پایا جاتا ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ان تمام باتوں کی اطاعت کرنی ہے جو آپ ہماری دینی، علمی، روحانی اور عملی تربیت کیلئے ہمیں فرما گئے ہیں یا آپ کے بعد خلافت احمدیہ کے ذریعے سے جماعت کے افراد تک وہ پہنچتی ہیں جو شریعت کے قیام کے کیلئے ہیں۔ جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ کے مطابق ہیں۔ اس کے بغیر نہ ہی ہماری ترقی ہو سکتی ہے، نہ ہماری اکائی قائم رہ سکتی ہے۔ پس ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے عہد کو کس حد تک نبھایا اور اگر کمیاں ہیں تو اس سال ہم نے کس طرح انہیں پورا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمّت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 439۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے ہماری گزشتہ سال کی کمزوریوں کو معاف فرمائے اور اس سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ بھرپور کوشش کے ساتھ اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج نمازوں کے بعد میں دو غائب جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ہمارے شہید بھائی مکرم لقمان شہزاد صاحب ابن مکرم اللہ دتّہ صاحب کا ہے۔ آپ کو بھٹری شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں مخالفین احمدیت نے مؤرخہ 27 دسمبر کو صبح بعد نمازِ فجر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

لقمان شہزاد صاحب کو اپنے خاندان میں اکیلے ہی بیعت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ شہید مرحوم نے 27 نومبر 2007ء کو بیعت کر کے نظامِ جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ بیعت سے قبل شہید مرحوم کا علاقے کے احمدی احباب کے ساتھ کافی ملنا جلنا تھا۔ بھٹری شاہ رحمان کے صدر جماعت مکرم سلطان احمد صاحب کو گاؤں کے لوگوں کے مذاکرے کرتے دیکھ کر اور جماعت کی کامیابی دیکھ کر اور دلائل سن کر ان کا صدر صاحب کے ساتھ تعلق مزید گہرا ہو گیا۔ اس کے بعد ایم ٹی اے کے پروگرام بالعموم سنا کرتے تھے اور میرے خطبات خاص طور پر سننا شروع کئے۔ یہی عمل آپ کی قبولیت احمدیت کا سبب بنا۔ احمدیت کی قبولیت کے بعد آپ کو شدید مخالفانہ حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ مخالفین نے احمدیت سے دستبردار کروانے کی کوشش میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ شہید مرحوم کو تشدد اور دھمکیوں کے علاوہ بہت سے مولویوں سے ملایا گیا۔ لیکن بفضلہٖ تعالیٰ کوئی مولوی آپ کے سامنے ٹِک نہ سکا۔ ایک مرتبہ آپ کے پھوپھا زبردستی آپ کو مقامی مسجد میں لے گئے جہاں چند مولوی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے احمدیت سے دستبرداری کے اصرار پر شہید مرحوم نے کہا کہ اگر یہ لوگ دلائل سے ثابت کر دیں کہ جماعت احمدیہ جھوٹی ہے تو مَیں انکار کر دوں گا۔ جس پر مولوی نے کہا کہ اب بحث کا وقت ختم ہو گیا۔ تم صرف جماعت سے انکار کا اعلان کرو۔ کوئی بحث نہیں ہم نے کرنی۔ دلیل کوئی نہیں۔ شہید مرحوم کے نہ ماننے پر ان کے پھوپھا اور وہاں موجود مولویوں اور دیگر لوگوں نے ڈنڈوں وغیرہ سے مارنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے آپ کی ریڑھ کی ہڈی کو شدید چوٹ آئی اور شدید زخمی ہو گئے۔ مخالفین مارتے مارتے آپ کو ایک گاڑی میں ڈال کر آپ کے چچا کے پاس لے گئے اور جانوروں کے باڑے میں بند کر دیا۔ ان کی والدہ کو جب اس کا علم ہوا تو ان کے چچا کے ڈیرے پر پہنچیں اور اپنے بیٹے کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ پہلے تو انہوں نے انکار کیا۔ ان کی والدہ کو بھی تھپڑ مارا حالانکہ وہ غیر احمدی تھیں۔ والدہ کے بار بار اصرار پر شہید مرحوم کو ان کی والدہ کے حوالے کر دیا گیا اور ساتھ ہی کہا کہ آج کے بعد ہمارا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شہید مرحوم کی بیعت کے ایک سال کے بعد رشتہ داروں نے ان کو زبردستی ان کے والد کے پاس سعودی عرب بھجوا دیا تا کہ احمدیت سے دستبردار کیا جا سکے۔ سعودی عرب میں بھی آپ کے ساتھ بہت برا سلوک کیا گیا کیونکہ رشتہ داروں کی طرف سے آپ کے سعودی عرب پہنچنے سے پہلے ہی آپ کے احمدی ہونے کی اطلاع دے دی گئی تھی۔ شہید مرحوم نے سعودی عرب میں بھی جماعت کی تلاش جاری رکھی۔ کئی ماہ کی

کوششوں کے بعد ایک انڈین احمدی دوست کے توسّط سے جماعت سے رابطہ ہوا۔ شہید مرحوم اس بات پر بہت خوش ہوئے اور وہاں قیام کے دوران مرحوم کو حج کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ تین سال کے بعد شہید سعودی عرب سے واپس آگئے۔ اپنا زمیندارہ شروع کر دیا۔

26 نومبر 2014ء کو بھڑی شاہ رحمان میں مخالفین جماعت نے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں ملک بھر سے نام نہاد مولویوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں مولویوں نے احباب جماعت کے خلاف واجب القتل ہونے کے فتوے دیئے اور لقمان شہزاد صاحب کے خلاف بالخصوص لوگوں کو بھڑکایا۔ اس کانفرنس کے بعد آپ کو مخالفین کی طرف سے مسلسل دھمکیوں کا سامنا تھا۔ بالآخر 27 دسمبر کو جب آپ فجر کی نماز ادا کر کے اپنے ڈیرہ پر جارہے تھے تو مخالفین نے تعاقب کر کے پیچھے سے سر میں گولی ماری جس سے آپ شدید زخمی ہوگئے۔ ہسپتال لے جایا جارہا تھا کہ راستے میں جام شہادت نوش فرمایا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم 5 اپریل 1989ء کو پیدا ہوئے۔ مرحوم نہایت ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس، ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ نہایت مخلص اور فدائی نوجوان تھے۔ اس وقت جماعت احمدیہ بھڑی شاہ رحمان میں سیکرٹری مال کے عہدے پر خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے تھے۔ شہید مرحوم کہا کرتے تھے کہ مجھے اس وقت سکون آئیگا جب اپنے سارے گھر والوں کو جماعت میں شامل کرلوں گا۔ آپ کی وفات پر ہمسائیوں کی ایک مخالف خاتون نے کہا کہ میں نے اس لڑکے میں احمدی ہونے کے بعد بڑی تبدیلی دیکھی ہے۔ جب سے یہ احمدی ہوا تھا اس نے تہجد شروع کر دی تھی۔ باقاعدگی سے صبح تین بجے اس کے کمرے کی لائٹ جل رہی تھی اور جب میں اس کو احمدیت کی وجہ سے برا بھلا کہتی تھی تو شہید مرحوم کی والدہ بھی جواباً ناراضگی کا اظہار کرتی تھیں۔ اس پر شہید مرحوم اپنی والدہ سے کہا کرتے تھے کہ یہ باتیں تو اب ہمیں سننا پڑیں گی۔

ابھی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے سنا کہ مخالفین تمہیں جو کہیں تم نے صبر کرنا ہے اور شہید نے یہی بات (حالانکہ والدہ غیر احمدی تھیں) ان کو کہی کہ میری وجہ سے تم کو یہ باتیں سننی پڑیں گی۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے خاندان کو بھی احمدیت کے نور سے فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔

رفیع بٹ صاحب ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شہادت سے ایک ہفتہ قبل ربوہ میں میرے پاس آئے اور پورا وقت جماعت کی خوشحالی اور ترقی کی باتیں کرتے رہے۔ ان کے اندر دعوتِ الی اللہ کا جنون تھا۔ میں انہیں محلّہ باب الابواب میں ایک دوست کے پاس لے گیا۔ وہاں حوالہ جات کی کاپیاں وغیرہ دیکھ کر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اور اپنے موبائل میں کافی حوالہ جات کی تصویریں وغیرہ لیں اور کہا کہ مَیں جلد واپس آؤں گا اور ان کے پاس جو قیمتی خزانہ ہے اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔

لقمان شہزاد صاحب کی خاص بات یہ تھی کہ وہ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی روحانیت بہت ترقی کر گئی تھی۔ ان کی مجلس میں بیٹھنے کے بعد ہر فرد ایک نیا جوش و جذبہ لے کر اٹھتا تھا۔

الماس محمود ناصر صاحب مربی سلسلہ کہتے ہیں کہ لقمان صاحب اس گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں جہاں خاکسار بعد تکمیل تعلیم جامعہ پہلی مرتبہ تعینات ہوا۔ لقمان صاحب خاکسار کے پاس دیر تک بیٹھے رہتے حالانکہ انہوں نے ابھی بیعت بھی نہیں کی تھی۔ علمی مسائل پوچھنے کے ساتھ ساتھ وہ جماعت سے اس قدر قریب ہو چکے تھے کہ دوران گفتگو خود کو جماعت احمدیہ کا فرد ہی سمجھتے اور احمدی اور غیر احمدی کے فرق پر بات کے دوران وہ اپنا ذکر بطور احمدی کرتے۔ بوقت بیعت کم عمری کے باوجود بہت ہی بلند حوصلہ نوجوان تھے۔ ماریں بھی کھائیں جیسا کہ بتایا گیا اور ان پر بڑا دباؤ ڈالا گیا۔ لکھتے ہیں کہ جب ان کو مسجد میں مارا گیا تو ڈنڈوں سے اور جو رحلیں ہوتی ہیں، جن پر قرآن شریف رکھ کر پڑھا جاتا ہے ان سے بھی مارا گیا۔ گن پوائنٹ پر اغوا بھی کیا گیا جہاں وہ ڈیرے پر گئے اور وہاں سے ان کی والدہ لے کے آئیں اور اس وقت ڈاکٹر بھی کوئی نہیں تھا۔ اس کے دوست غیر احمدی ڈاکٹر نے ہی چھپ کے ان کو اس وقت ابتدائی طبّی امداد دی۔

لکھتے ہیں کہ خاکسار نے جو بات شدّت سے محسوس کی وہ یہ تھی کہ لقمان احمد صاحب کا پہاڑ جیسا عزم و استقلال تھا۔ تمام تر ظلم و بربریت پر ذرّہ بھر بھی پریشان نہ تھے اور نہ ان کے قدم ڈگمگائے بلکہ بہت ہی حوصلہ اور غیر معمولی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے صحابہ کا سا نمونہ پیش کیا۔

رانا رؤف صاحب سعودی عرب سے لکھتے ہیں کہ جماعت سے باقاعدہ اور مستقل رابطہ رکھا لیکن کفیل کی وجہ سے ہمیشہ پریشان رہے۔ کفیل کو ان کے رشتہ داروں اور کام کرنے والوں نے ان کے خلاف ورغلانے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ کافر ہے مگر ان کے کفیل نے کہا کہ یہ لڑکا ہمیشہ فارغ وقت میں قرآن پڑھتا رہتا ہے اور نمازیں وقت پر ادا کرتا ہے۔ یہ کیسا کافر ہے جبکہ تم لوگ نہ نمازیں پڑھتے ہو اور نہ قرآن پڑھتے ہو۔ خصوصی طور پر

روزگار کی مشکلات اور احمدی ہونے کی وجہ سے رشتے داروں کی طرف سے مخالفت کا سامنا رہا۔

سعودی عرب میں مقیم ان کے گاؤں کے ایک احمدی دوست امتیاز صاحب نے ایک واقعہ بتایا کہ جب یہ نئے نئے احمدی ہوئے تو ان کے ننھیال میں کسی کی وفات ہوگئی۔ اس موقع پر ان کے ماموؤں نے غیر احمدی مولویوں کو جمع کیا اور لقمان احمد کو وہاں لے گئے۔ لقمان صاحب اپنی جیب میں احمدیہ پاکٹ بک رکھتے تھے۔

غیر احمدی مولوی ان سے طرح طرح کے سوال اور بحث کرتے رہے اور یہ ان کو دلیل سے جواب دیتے رہے۔ بعد میں مولویوں نے شور مچانا شروع کر دیا تو ان کے غیر احمدی بزرگ نے ان مولویوں سے کہا کہ ایک لڑکے نے تم سب کا منہ بند کر دیا ہے۔ یہ انتہائی ادب اور دلیل کے ساتھ بات کر رہا ہے۔ اس لئے تم لوگ بھی شور نہ مچاؤ بلکہ ایک ایک کر کے اس کی بات کا جواب دو۔ لیکن کوئی جواب ہو تو دیں۔

جلسہ سالانہ سعودی عرب میں پہلی دفعہ شامل ہوئے تو کہتے ہیں خواب میں یہ نظارہ مَیں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔

دوسرا جنازہ غائب ہوگا مکرمہ شہزادے ستانوسکا صاحبہ۔ (Scherher Zada Destanouska)

یہ مقدونیہ کی رہنے والی تھیں۔ یہ 19 نومبر 2014ء کو 49 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

1996ء میں اپنے میاں کے احمدیت قبول کرنے کے چند ماہ بعد ان کو بیعت کرنے کی سعادت ملی تھی۔ مارچ اپریل 1995ء میں شریف دروسکی صاحب اور شاہد احمد صاحب تبلیغی سفر پر جرمنی سے بروو (Brove) گئے جہاں شریف دروسکی صاحب نے مرحومہ کے میاں اور اپنے عزیزم مکرم جعفر صاحب کو احمدیت کا پیغام پہنچایا جو انہوں نے قبول کر لیا۔ مرحومہ کے شوہر نے بتایا کہ ان کی شادی کو گیارہ بارہ سال ہو چکے تھے ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ شاہد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اِس کیلئے دعا کا خط لکھا۔ اس سے کچھ عرصہ بعد ہی اللہ نے انہیں ایک بیٹا عطا فرمایا۔ ابتدا میں یہاں احمدیوں کو مخالف اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر آپ صبر اور ثابت قدمی سے اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ قبول احمدیت سے قبل آپ کو نماز نہیں آتی تھی اور احمدی ہو کر آپ نے نماز سیکھی۔ مقامی لجنہ میں فعّال ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مخلص احمدی خاتون تھیں۔ نماز سینٹر سے باقاعدہ رابطہ تھا۔ جماعتی پروگراموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ مبلغین کو اپنے گھروں میں بلاتیں۔ لوکل زبان میں شائع ہونے والی کتب کا مطالعہ کرتی رہتیں۔ مقدونیہ میں ہمارا سینٹر نہیں ہے جس کی وجہ سے ان کی وفات پر غیر احمدیوں کی مسجد میں نہلانے کیلئے لے گئے تو انہوں نے نعش پر قبضہ کر لیا اور مرنے مارنے پر آمادہ ہو گئے اور پھر جنازہ بھی انہوں نے پڑھا اور احمدیوں کو جنازہ نہیں دیا۔ احمدیوں نے بعد جنازہ غائب پڑھا ہے۔ لیکن بہرحال ان کے خاوند نے بڑی ہمت اور حوصلہ دکھایا ہے۔ لڑائی نہیں کی۔ وہاں فساد پیدا ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچے اور خاوند کو بھی جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔

ایک ضروری تصحیح

النساء شمارہ ستمبر تا دسمبر 2014ء میں ایک مضمون بعنوان "توضیح مرام" اہم مضامین از کتاب حضرت مسیح موعودؑ۔ تیار کردہ از طیّبہ حبیب صاحبہ آٹواہ شائع ہوا۔ اس رسالہ کے صفحہ نمبر 16 پر کالم نمبر 3 کے پیراگراف نمبر 3 میں ایک لفظ کمپوزنگ کی غلطی سے "غلط" تحریر ہو گیا ہے۔

دُرست تحریر کچھ اس طرح ہے۔ "قُرب اور محبّت کے تین مراتب بتا کر آنحضرت ﷺ کی برتری کو ثابت کیا ہے۔

رسالہ النساء کی ٹیم اس غلطی کیلئے معذرت خواہ ہے۔ براہِ مہربانی اس کی تصحیح فرمالیں۔ جزاکم اللہ۔

دارالبیعت لُدھیانہ اور پہلی بیعت

ماخوذ از الفضل 20 مارچ 2007ء

لُدھیانہ شہر کو جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے ایک خاص بابرکت مقام حاصل ہے کہ جماعت احمدیہ کی داغ بیل لُدھیانہ سے ڈالی گئی اور جس جماعت پر آج خدا تعالیٰ کے فضل سے سورج غروب نہیں ہوتا اُس کی ابتداء ایک چھوٹے سے شہر لُدھیانہ سے ہوئی۔

بیعت کا پسِ منظر

اگرچہ مخلصین کے قلُوب میں برسوں سے یہ تحریک جاری تھی کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیعت لیں۔ مگر حضرت اقدسؑ ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ لست بمامور ۔یعنی میں مامور نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کی معرفت مولوی عبد القادر صاحب کو صاف صاف لکھا کہ ’’ اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے ۔۔۔۔چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلّف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 190-191)

آخر 1888ء کی پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ حضرت اقدسؑ کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہو اور وہ کچے نہیں۔ چنانچہ آپؑ نے اس بیعت کی وہ دس شرائط تجویز فرمادیں جو جماعت میں داخلہ کیلئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے لُدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں فروکش ہوئے۔ آپ نے 4 مارچ 1889ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور اس میں آپؑ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب 20 مارچ کے بعد لُدھیانہ پہنچ جائیں۔ حضرت اقدسؑ کے اس اشتہار پر جموں، خوست، بھیرہ، سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، پٹیالہ، جالندھر، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ اور میرٹھ وغیرہ کے اضلاع سے متعدد مخلصین لُدھیانہ پہنچ گئے۔

بیعتِ اولیٰ کا آغاز

حضرت منشی عبد اللہ سنوری صاحب کی روایت کے مطابق بیعتِ اولیٰ کا آغاز لُدھیانہ میں 23 مارچ 1889ء (بمطابق 20 رجب 1310 ہجری) کو حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان محلہ جدید (موجودہ محلہ کوچہ جان محمد) میں ہوا۔

بیعت لینے کا طریق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیعت لینے کیلئے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں (جو بعد میں دارالبیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے اور دروازہ پر حضرت حافظ حامد علی صاحب کو مقرر کر دیا۔ اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اُسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپؑ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو بلوایا۔ حضرت اقدسؑ نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔ اُن دِنوں بیعت کے الفاظ یہ تھے:

’’آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں۔ جن میں مَیں مبتلا تھا۔ اور سچے دل اور پکے ارادے سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا۔ اور 12 جنوری کی دس شرطوں پر (مراد شرائط بیعت) حتی الوسع کاربند رہوں گا اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ (اس کے بعد استغفار اور دعائیں تھیں) ۔۔۔۔۔اس طرح پہلے دن باری باری چالیس افراد نے حضرت اقدس علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 341،339)

عورتوں کی بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت صوفی احمد جان صاحب نے بیعت کی۔

بیعت کے بعد نصائح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے۔ چند نصائح بطور نمونہ درجِ ذیل ہیں:

(بقیہ صفحہ نمبر 16 پر)

پہلی شرطِ بیعت

”بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا“۔

صادقہ رشید— مجلس وینکوور، ڈیلٹا

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے جب رسالت کا دعویٰ کیا تو آپ نے صرف عرب سے ہی نہیں بلکہ سب دنیا سے شرک کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیا۔ اسی طرح آخری زمانہ میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے توحید کو دوبارہ قائم کرکے مشرکانہ عقائد کی پُرزور تردید فرمائی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کو 1888ء میں وحی کی جسکا ترجمہ یہ ہے:

”جب تو عزم کرلے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہو گا“۔

(اشتہار یکم دسمبر 1888ء صفحہ 2)

اس حکم کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے 23 مارچ 1889ء کو صوفی احمد جان صاحب کے مکان میں بیعت لی۔ اور ایک رجسٹر تیار کیا گیا جس کا نام بیعت توبہ برائے تقویٰ وطہارت رکھا گیا۔

پہلی شرطِ بیعت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سورۃ النساء آیت 49 میں فرماتا ہے۔ ”یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا اس کو کہ اسکا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لیے وہ چاہے اور اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ افترا کیا ہے“۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سنت ہے کہ ملائکہ کو اپنا کلام دیکر اپنے پسندیدہ بندوں پر نازل کیا کرتا ہے۔ اور اُن سے کہتا ہے کہ لوگوں کو ہوشیار کر دو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں پس میرا تقویٰ اختیار کرو۔

آنحضرت ﷺ کو اپنی امت میں شرک کا خدشہ تھا چنانچہ ایک حدیث ہے۔ میں اپنی امت کے بارہ میں شرک اور مخفی خواہشوں سے ڈرتا ہوں البتہ میری امت شمس و قمر بتوں اور پتھروں کی عبادت تو نہیں کریں گے مگر اپنے اعمال میں ریاء سے کام لیں گے اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اگر ان میں سے کوئی روزہ دار ہونے کی حالت میں صبح کرے گا پھر اس کو اس کی کوئی خواہش عارض ہو گئی تو وہ روزہ ترک کرکے اس خواہش میں مبتلا ہو جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 124)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیئے ان تمام صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔ (روحانی خزائن جلد 12)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی فعل اور کسی عبادت میں غیر کو شریک کرنا شرک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اس ضمن میں اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

” ایک دفعہ کا ذکر ہے میرے سامنے ایک آدمی آیا اس نے دو سو روپیہ بطور امانت دو سال کے لیے دیا اور کہا کہ میں دو سال بعد آکر آپ سے لے لوں گا۔ اگر آپ کو درمیانی وقت میں ضرورت پڑے تو خرچ کر سکتے ہیں۔ تو آپ نے وہ روپے لے کر رکھ لیے۔ ایک شخص جس نے جناب سے ایک سو روپیہ قرض مانگا ہوا تھا۔ اس شخص کو واپس ادا کر دیا اور باقی روپیہ ایک تھیلی میں ڈال کر گھر بھجوایا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہی امانت رکھنے والا پھر آیا اور کہا کہ میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ وہ روپے آپ مجھے دے دیں۔ آپ نے فرمایا اچھا یکّہ وغیرہ کرو اور ایک گھنٹہ کو آکر مجھ سے روپیہ لے لینا۔ آپ نے فرمایا دیکھو انسان پر بھروسہ کرنا کیسی غلطی ہے۔ میں نے غلطی کی خدا نے بتلا دیا کہ دیکھو! تم نے غلطی کی اب دیکھو! میرا مولیٰ میری کیسی مدد کرتا ہے۔ وہ ایک سو روپیہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر آپ کو مل گیا اور آپ نے اُسے دیدیا۔

(حیاتِ نور۔ صفحہ 609)

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وجود کے ہونے کا احساس اپنے بندے کو اپنے فضلوں کے ذریعہ دکھاتا ہے۔ تاکہ وہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس پہلی شرط کا خلاصہ اور ہمارے مذہب اسلام کی بنیاد بھی یہی ہے۔ لا الہ الا اللہ یعنی اس بات پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ قادرِ مطلق ہے وہ ہر ایک کام خود کر سکتا ہے اس کو کسی کی مدد کی ہرگز ضرورت نہیں مگر باوجود اس کے کہ اسلام کی بنیاد توحید پر رکھی گئی تھی آج مسلمانوں میں اس قدر شرک پایا جاتا ہے کہ اور قوموں میں اس کی نسبت بہت کم ہے۔ مسلمان قبروں پر بغیر کسی قسم کے

(بقیہ صفحہ 15 پر)

دوسری شرط بیعت

"یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریق سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے"۔

مبشرہ رحمٰن ـــــ احمدیہ ابوڈ آف پیس

اس شرط میں نو قسم کی برائیاں بیان کی گئی ہیں کہ ہر بیعت کرنے والے کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اِن برائیوں سے بچنا ہے۔

سب سے بڑی برائی۔ جھوٹ

اصل میں تو سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے۔اس لئے جب کسی شخص نے آنحضرت ﷺ سے یہ کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کریں جس پر میں عمل کر سکوں کیونکہ میرے اندر بہت ساری برائیاں ہیں اور تمام برائیوں کو میں نہیں چھوڑ سکتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ عہد کرو کہ ہمیشہ سچ بولو گے اور کبھی جھوٹ نہیں بولو گے۔اس وجہ سے ایک ایک کر کے اُس کی ساری برائیاں چھُوٹ گئیں کیونکہ جب بھی اسے کسی برائی کا خیال آیا تو ساتھ ہی یہ خیال آتا کہ جب پکڑا گیا تو آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش ہوں گا جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ کیا ہے۔سچ بولا تو یا تو شرمندگی ہو گی یا سزا ملے گی۔اس طرح آہستہ آہستہ اس کی تمام برائیاں ختم ہو گئیں۔واقعی اصل میں جھوٹ ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ پھر مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں وہ اس کو کچھ نہیں دیتا تو یہ جھوٹ میں شمار ہو گا"۔

(مسند احمد بن حنبل جلد2)

بچوں کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہر لحہ یہ دیکھیں کہ مذاق میں بھی ایسی باتیں نہ ہوں۔جن سے بچوں کو غلط بیانی کی عادت پڑ جائے کیونکہ جب پکی عادت ہو جائے تو عام زندگی کی معمولی باتوں میں بھی جھوٹ بولنے میں عار نہیں سمجھتے اور اس کی بُرائی کا احساس ہی ختم ہو جاتا ہے۔

زنا سے بچو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

یعنی زنا کے قریب نہ جاؤ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت بُرا راستہ ہے۔(بنی اسرائیل آیت 33)

بد نظری سے بچو

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزّ و جل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی۔کتاب الجہاد، باب فی الذی یسھر فی سبیل اللہ حارسا)

فسق و فجور سے اجتناب کرو

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی نے روزہ رکھا ہو تو فحش کلامی نہ کرے، فسق کی باتیں نہ کرے اور جہالت کی باتیں نہ کرے اور جو اس کے ساتھ جاہلانہ سلوک کرے تو اسے کہے کہ معاف کرنا میں ایک روزہ دار شخص ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل)

ظلم نہ کرو

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ۔

پس ان کے اندر ہی سے گروہوں نے اختلاف کیا پس ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا ہلاکت ہو دردناک دن کے عذاب کی صورت میں۔

(الزخرف: آیت66)

خیانت نہ کرو

رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔جو تمہارے پاس کوئی امانت کے طور پر رکھتا ہے اس کی امانت اسے لوٹا دو اور اس شخص سے بھی ہر گز خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آچکا ہے۔

(ابو داود، کتاب البیوع)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دوسری قسم ترکِ شر کے اقسام میں وہ خلق ہے جس کو امانت و دیانت کہتے ہیں، یعنی دوسرے کے مال پر شرارت اور بدنیتی سے قبضہ کر کے اس کو ایذاء پہنچانے پر راضی ہونا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد10 صفحہ344)

فساد سے بچو

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ۔ (القصص:78)

اور جو کچھ اللہ نے تجھے عطا کیا ہے اس کے ذریعہ دارِ آخرت کمانے کی خواہش کر اور دنیا میں سے بھی اپنا معیّن حصہ نظر انداز نہ کر اور احسان کا سلوک

کر جیسا کہ اللہ نے تجھ سے احسان کا سلوک کیا اور زمین میں فساد (پھیلانا) پسند نہ کر۔ یقیناً اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

بغاوت کے طریقوں سے بچو

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ یعنی اس حد تک ان کا مقابلہ کرو کہ ان کی بغاوت دور ہو جائے اور دین کی روکیں اٹھ جائیں اور حکومت اللہ کے دین کی ہو جائے۔ اور پھر فرمایا۔ یعنی شہر حرام میں قتل تو گناہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کی راہ سے روکنا اور کفر اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو مسجد حرام سے خارج کرنا یہ بہت بڑا گناہ ہے اور بغاوت کو پھیلانا یعنی امن کا خلل انداز ہونا قتل سے بڑھ کر ہے۔

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 255)

نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہو

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”روحانی وجود کا چوتھا درجہ وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا۔ یعنی تیسرے درجہ سے بڑھ کر مومن وہ ہیں جو اپنے تئیں نفسانی جذبات اور شہوات ممنوعہ سے بچاتے ہیں۔ یہ درجہ تیسرے درجہ سے اس لئے بڑھ کر ہے کہ تیسرے درجہ کا مومن تو صرف مال کو جو اس کے نفس کو نہایت پیارا اور عزیز ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے لیکن چوتھے درجہ کا مومن وہ چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں نثار کرتا ہے جو مال سے بھی پیاری اور محبوب ہے یعنی شہواتِ نفسانیہ۔ کیونکہ انسان کو اپنی شہواتِ نفسانیہ سے اس قدر محبت ہے کہ وہ اپنی شہوات کے پورا کرنے کے لئے اپنے مال عزیز کو پانی کی طرح خرچ کرتا ہے۔ اور ہزار ہا روپیہ شہوات کے پورا کرنے کے لئے برباد کر دیتا ہے اور شہوات کے حاصل کرنے کے لئے مال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(ماخوذ از کتاب شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں)

(بقیہ از صفحہ 12)

”اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل زندگی میں تغیر کرنا چاہیئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظرِ خفّت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے۔ اور عملاً تعظیم کا ثبوت دیا جائے“۔

”دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے۔ کیونکہ شیطان اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دے۔۔۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کیلئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو“۔۔۔ ”فتنہ کی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں زباں کا عمدہ نمونہ دکھاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے۔ اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے“۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 343)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے والے جملہ مخلصین بیعت کے حقیقی مقصد کو سمجھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں اور بالخصوص اپنی اولادوں کو بیعت کے حقیقی مقصد سے آگاہ کریں تا کہ وہ سلسلہ جس کو آج 126 سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور جس کی بنیاد لُدھیانہ میں رکھی گئی تھی وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے اور سعید روحیں بیعت کر کے آغوشِ احمدیت میں آتی رہیں۔ آمین۔

(بقیہ از صفحہ 13)

حجاب کے اسطرح سجدہ کرتے ہیں کہ خدا کے آگے سجدہ کرنے والوں میں اور ان میں ذرہ بھی فرق نہیں رہ جاتا۔ پھر اس کے علاوہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے بھی اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ پرندے پیدا کیا کرتے تھے اور علم غیب سے حصہ رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان تمام مشرکانہ عقائد اور رسومات پر وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں
سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اُس یار سا نہیں
واحد ہے لا شریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اُسکو فنا نہیں
سب خَیر ہے اسی میں کہ اُس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اُسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

(دُرثمین صفحہ 95)

پس انبیاء پر ایمان لائے بغیر توحیدِ حقیقی کا قیام ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُس پر ایمان لانے کے ساتھ نبیوں پر بھی ایمان لانے کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ اگر یہ مقدس لوگ دنیا میں نہ آتے تو خدا تعالیٰ کا چہرہ لوگوں کو دکھائی نہ دیتا اور وہ ضلالت اور گمراہی سے نہ نکل سکتے۔ پس آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دس شرائطِ بیعت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس عہد اور ذمہ داری کو احسن رنگ میں دل و جان سے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تیسری شرطِ بیعت

"یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکمِ خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دِلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ وِرد بنائے گا"۔

طاہرہ چوہدری— پیس ویلج سینٹر

جب سے میں بیعت میں داخل ہو گیا
تا رکِ جملہ ، رز ائل ہو گیا

جماعتِ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیار کردہ اُس کشتی کا نام ہے جو آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُمتِ مسلمہ کو خصوصاً اور بنی نوع انسان کو عموماً اس زمانے کے طوفانِ نوح سے بچانے کیلئے تیار کی تھی۔ اور اس میں سوار ہونے کیلئے دس شرائط بھی بتادیں تاکہ ایک ایسی خدائی جماعت تیار ہو جائے جو نسلاً بعد نسلاً اپنی جان، مال اور وقت کی مسلسل قربانیوں کا عہد کر کے دینِ اسلام کے غلبہ کو کھینچ لائے۔

اس لئے بیعت کرنے کیلئے بھی آپؑ نے اُنہی لوگوں کو دعوت دی جو دین کو دنیا پر مقدم ہونے کا بنیادی عہد کرنے والے ہوں۔

"جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں، انہیں لازم ہے کہ وہ میری طرف آویں کہ میں انکا غمخوار ہونگا اور اُن کے بار ہلکا کرنے کی کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور توبہ میں اُن کیلئے برکت رکھ دیگا۔ بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کیلئے دل و جان سے تیار ہوں۔ یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا"۔

(اشتہار یکم دسمبر 1888ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 188)

یعنی فائدہ وہی اٹھائے گا جو اخلاص سے اُس کی راہ میں کوشش کریگا۔

جماعتِ احمدیہ کے فرد ہونے کی حیثیت سے ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ اس کشتی میں سوار ہیں لیکن اس کا حقیقی فائدہ تبھی اٹھا سکیں گے جب ہم ان شرائط کو پوری دیانتداری اور خلوص سے اپنی زندگیوں میں راسخ کریں، تبھی ہم اپنے عہد کو نبھانے والے بھی ہونگے۔

آیئے آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے تیسری شرطِ بیعت میں ہم کن باتوں کو اپنانے کا عہد کر رہے ہیں۔ کہنے کو تو یہ ایک شرط ہے لیکن اس میں دراصل ہم 5 باتوں پر عمل کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

پہلی بات: اس میں پانچ وقت کی نماز بلاناغہ ادا کرنے کا وعدہ ہے جس طرح خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ۔ (سورۃ النور آیت 57)

ترجمہ: "اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائیگا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس سے نجات پالی"۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اول مایحاسب بہ العبد)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں، نماز کیا ہے؟ یہی ہے کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اسکی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذمت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 3 صفحہ 412-411 طبع جدید)

دوسری بات: جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نمازِ تہجد اپنی استطاعت کے مطابق ادا کرنے کا التزام کریں گے۔

ایک حدیث ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا آخری پہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے رزق طلب کرے تو میں اسے رزق عطا کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے اپنی تکلیف کے دور کرنے کیلئے دعا کرے تو میں اس کی تکلیف کو دور کروں۔ اللہ تعالیٰ یونہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے"۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 521)

"بعض لوگ کہتے ہیں پانچ وقت کی نماز کا کیوں حکم دیا گیا۔ حالانکہ اس زمانے میں مسائل اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اتنا وقت نمازوں کیلئے نکالنا مشکل

ہے۔اس اعتراض کا جواب ہے یہ کہ اگر نماز کی غرض محبتِ الٰہی کی آگ بھڑکا کر اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کیلئے سہولت بہم پہنچانا ہے تو جس زمانہ میں مشاغل بڑھ جائیں اُس زمانے میں نماز کی ضرورت بڑھ جاتی ہے نہ کہ کم ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت:46)

یعنی نماز صرف عبودیت کا اقرار نہیں بلکہ قلبِ انسانی کو جلا دینے والی شے ہے اور اس کی مدد سے انسان بدیوں اور بد کرداریوں سے بچتا ہے۔اور اسکا وجود بنی نوع انسان کیلئے۔۔بنتا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد1 صفحہ120 سورۃ البقرہ)

منکر و فحشاء سے انساں کو بچاتی ہے نماز
رحمتیں اور برکتیں ہمراہ لاتی ہے نماز

تیسری بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مداومت اختیار کرنے کا وعدہ ہے۔اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے خدا تک پہنچنے کیلئے اپنی دعاؤں کو اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ دلوانے کیلئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کریں۔اور اس کا سب سے بہترین ذریعہ جس طرح حدیث میں آیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے یہی ہے کہ بہت زیادہ درود پڑھنا چاہیئے۔

چوتھی بات ہے استغفار میں مداومت اختیار کرینگے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے (یعنی استغفار کرتا رہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بتا دیتا ہے"۔

(سنن ابی داؤد۔کتاب الوتر۔باب فی الاستغفار)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھو یہ دو چیزیں اس اُمت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کیلئے۔قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے۔۔۔"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 349-348)

پانچویں اور آخری بات اس شرط میں یہ وعدہ ہے کہ دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد کرتے رہیں گے۔

قرآن شروع ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے

الحمد للہِ ربِّ العالمین (الفاتحہ آیت2)

تمام حمد اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اہم کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص رہتا ہے۔(سنن ابن ماجہ۔ابواب النکاح)

اور جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے حمد کرے۔تو اگر انسان کو خدا کے احسانوں کا جو اس نے اپنے بندوں پر کئے ہیں حقیقی ادراک ہو جائے تو اس کی زبان کبھی بھی اس کی حمد سے خالی نہ رہے گی۔فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ اب بتاؤ کہ تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے کن کن کا انکار کرو گے۔رحمان خدا کا یہی احسان کیا کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنی پاک جماعت کا حصّہ بننے اور اپنے پیارے مہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔پھر خلافت کا سایہ ہمارے سروں پر رکھ کر زمانے کی تیز و زہر آلود ہواؤں سے بچانے کا انتظام کیا۔

اللہ کرے کہ ہم ان شرائط کی پابندی کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی حقیقی حمد اور عبادت بجالانے والے ہوں۔ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت پر کوئی حرف آتا ہو۔اے خدا ہم تیرے پیارے مہدی کے ساتھ کئے گئے عہد کو تا دم آخر نبھاتے رہیں گے۔اے خدا تو ہمیں اپنے فرمانبرداروں اور وفاداروں میں لکھ دے۔آمین۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔اُس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رِقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دُعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔لیکن اگر اٹھنے سے سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں۔کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے۔جو بیدار کر رہا ہے"۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ 182 جدید ایڈیشن)

چوتھی شرط بیعت

"یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے"

شبنم جمیل۔ ووڈبرج

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۱۱﴾ ع

"یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اُس عہد کو پورا کرے جو اُس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔"۔(سورۃ الفتح:11)

بیعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ ب، ی، ع ہے جس کے معنی بیچنے کے ہیں۔ دینی اور قرآنی اصطلاح میں ایک ہاتھ پر جمع ہونے والوں کو بیعت ہونے کا نام دیا جاتا ہے۔ بیعت بظاہر ایک انسان یا نبی یا خلیفہ کے ہاتھ پر کی جاتی ہے لیکن یہ سَودا دراصل خدا کے ساتھ ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے 12 جنوری 1889ء میں ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں دس شرائط بیعت تھیں اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ جو لوگ میری بیعت میں داخل ہوں گے ان کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے تمام حکموں پر چلنا ہوگا اور حتّی الوسع قرآن پاک کے سات سو حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

چوتھی شرط بیعت میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق جس میں مسلم اور غیر مسلم سب شامل ہیں زبان، ہاتھ اور نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی تکلیف نہ دینا ہے۔

سورۃ الممتحنہ آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں قتال نہیں کیا اور نہ تمہیں بے وطن کیا کہ تم اُن سے نیکی کرو اور اُن سے انصاف کے ساتھ پیش آؤ۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔ حدیث ہے

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

(بخاری کتاب الایمان)

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ جو شخص اپنی زبان سے مسلمانوں کو دکھ دیتا ہے اور اپنے ہاتھ سے مسلمان بھائیوں کو تکلیف پہنچاتا ہے وہ سچا مسلمان نہیں۔ جو تعلیم ہمارے لئے قرآن کریم لے کر آیا ہے اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہم کو دی اس میں بھی اگر ہم بنی نوع انسان سے ہمدردی اور اخوت کو اپنی زندگیوں کا لازمی حصہ بنالیں تو بہت حد تک معاشرہ میں امن قائم رہ سکتا ہے اور بنی نوع انسان سے ہمدردی ہمارے اندر تب ہی راہ پاسکتی ہے جب ہم مساوات کے اصول پر کاربند ہو جائیں۔

جیسا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے فرمایا:

"اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ سنو کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کسی سرخ رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر، نہ کسی سیاہ فام کو سرخ پر، سوائے تقویٰ کی بنیاد پر"۔ (مسند احمد حنبل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کر دیتا ہوں کہ دنیا میں کوئی تیرا دشمن نہیں، میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسا کہ ایک والدہ مہربان اپنے بچوں کے ساتھ کرتی ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے"۔ (روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 344)

چوتھی شرط بیعت یہی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے غصہ کو دبانے کی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ: اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (آل عمران:135)

حضرت امام حسین علیہ السلام کے ایک غلام نے جب کہ غلطی سے کوئی گرم چیز گرادی اور آپ نے غصہ سے اس کی طرف دیکھا تو اس نے حاضر جوابی سے کام لیتے ہوئے آیت "وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ" پڑھ دی۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے غصہ دبالیا۔ اس پر اس غلام کو خیال آیا کہ غصہ تو دبالیا لیکن دل میں تو رہے گا کسی وقت کسی اور غلطی پر مار پڑ جائے گی تو فوراً بولا "وَالْعَافِیْنَ النَّاس" آپ نے فرمایا ٹھیک ہے جاؤ معاف بھی فرمایا۔ علم اور حاضر جوابی دونوں اُسکے کام آگئے۔ (بقیہ صفحہ 20 پر)

پانچویں شرط بیعت

”یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔“

حافظہ امتہ السلام طارق ـــــــ کیلگری ساؤتھ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ O

(سورۃ البقرہ آیت 208)

اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں کے حق میں بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے“۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 132-131)

ایسے لوگوں کے بارے میں ہی خدا تعالیٰ خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۸﴾
ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۹﴾
فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۳۰﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۱﴾

(سورۃ الفجر آیت 28-31)

”یعنی اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا“۔

راضی بقضاء رہنے والوں اور اس کی خاطر دکھ اور مصیبت اٹھانے والوں کو خدا کبھی جزاء کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ تکالیف گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کسی مسلمان کو کوئی مصیبت، کوئی دکھ، کوئی رنج و غم، کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی چبھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض وحزن)

بعض دفعہ اولاد کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ اولاد کے فوت ہونے کی صورت میں بہت زیادہ ماتم کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر عورتوں میں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ کو اس نے بہت صبر کرنے والوں اور اس کی رضا پر راضی رہنے والی ماؤں سے نوازا ہے۔ لیکن بعض جگہوں پر شکوے کے اظہار بھی ہو جاتے ہیں۔ ناشکری اور شکوہ کے الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں۔ اسلئے درج ذیل نصیحت کو یاد رکھنا چاہیئے۔

ایک روایت ہے کہ آنحضرتؐ خواتین سے بیعت کے وقت اس بات پہ عہد لیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت آسیہؓ ایک دستی بیعت کرنے والی صحابیہ سے روایت کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے بیعت لیتے وقت جو عہد اُن سے لیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم حضورؐ کی نافرمانی نہیں کریں گی نہ اپنا گریبان پھاڑیں گی اور نہ اپنے بال بکھیریں گی۔ (یعنی ایسا رویہ اختیار نہیں کریں گی جس سے سخت برہمی، شدید بے صبری اور مایوسی کا اظہار ہوتا ہو)

(ابوداؤد۔ کتاب الجنائز باب فی النوح)

اصل صبر تو صدمہ کے آغاز کے وقت ہی ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اصل صبر تو صدمہ کے آغاز ہی میں ہوتا ہے ورنہ انجام کار تو سب لوگ ہی رو دھو کر صبر کر لیتے ہیں۔

ایک بہت ہی اہم نکتہ پانچویں شرط بیعت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چاہے جو بھی حالات ہوں، تنگی اور تنگ دستی کے دن لمبے ہوتے جا رہے ہوں، دُنیاوی لالچ سامنے آ رہے ہوں اور یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر میں فلاں کام کروں، اِس طرف جھکوں تو بڑے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ دنیاوی قوتیں قوتیں بھی لالچ دے رہی ہوتی ہیں کہ کوئی بات نہیں۔ یہ سب دجالی فتنے ہیں جماعت سے دُور کرنے کے، خدا سے دُور کرنے کے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ، تُو اُسے اپنے سامنے پائے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان، اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا اور سمجھ لے کہ جو تجھ سے چُوک گیا اور تجھ تک نہیں پہنچ سکا وہ تیرے نصیب میں نہیں تھا اور جو تجھے مل گیا ہے وہ تجھے ملے بغیر نہیں رہ سکتا تھا کیونکہ تقدیر کا لکھا کچھ یوں ہی تھا۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ اور ہر تنگی

کے بعد یسر اور آسانی ہے۔(سنن ترمذی ابواب صفۃ القیامہ)

تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"ضرور ہے کہ انواع و رنج و مصیبت سے تمھارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو! ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمھارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمھارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ سو ان صورتوں میں تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمھارا خدا تمھیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں"۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

مزید فرماتے ہیں "جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائش سے"۔ (انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 24-23)

آج سے سو سال قبل حضرت اقدسؑ کی زندگی میں ہی سید عبداللطیفؓ شہید اور عبدالرحمان خان صاحبؓ نے کامل وفا اور استقامت کا نمونہ دکھایا اور اپنے عہدِ بیعت کو خوب نبھایا۔ اس کے بعد بھی جماعت کی سو سال میں سینکڑوں سے زائد مثالیں آج تک قائم ہوتی رہی ہیں۔

آج ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم یا ہماری نسلیں اس عہد بیعت کو بھول نہ جائیں۔ اس پیارے خدا سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھیں تا کہ یہ فضل ہماری نسلوں میں بھی قائم رہے اور اس وفا کے تعلق

(بقیہ صفحہ 18 سے)

اور کہا" وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ" آپ نے فرمایا اچھا جاؤ تمہیں آزاد بھی کرتا ہوں۔ یہ ہے اسلام کی تعلیم خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پانچ بنیادی اخلاق میں تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان کا استعمال ہے۔ غصہ کو حرام اس لئے کہا گیا ہے کہ زیادہ طیش میں آجائیں تو شیطان انسانی نفس پر غالب آجاتا ہے اور ایسی حالت میں انسان کے ہوش و حواس قابو میں نہیں رہتے زبان سے نکلے الفاظ بھی نہ صرف دوسرے کو دکھ اور تکلیف کا باعث بنتے ہیں بلکہ بدزبانی اور کرختگی بھی اپنی ذات کے لیے پچھتاوا بن جاتی ہے۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے غصہ اور شر سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھائی "اے میرے ربّ دُور کر دے غصہ میرے دل کا اور پناہ میں لے لے مجھے دھتکارے ہوئے شیطان سے"۔

پس یہی خدائی حکم ہے۔ ہمارے پیارے نبی کی تعلیم ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی شرط بیعت ہے ان پر عمل کرنا ہی کامل اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔

وہ ایک بہترین چھوٹا سا لڑکا۔ میرا لڑکا

حمیرا چوہدری سسکاٹون نارتھ

امریکی صدر ابراہیم لنکن کا خط، سکول ہیڈ ماسٹر کے نام جس میں اس کا بیٹا زیرِ تعلیم تھا۔

مجھے علم ہے کہ علم تو اسے ہر صورت حاصل کرنا ہے۔ مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ سب لوگ ایماندار نہیں ہوتے، سب سچ بھی نہیں بولتے۔ لیکن اُسے یہ بتانا کہ دنیا میں ہر بدمعاش کے ساتھ ایک دلیر آدمی بھی ہوتا ہے۔ اور ہر بے ایمان سیاست دان کے ساتھ ایک مخلص راہ نما بھی ہوتا ہے۔ اسے بتانا کہ دشمنوں کے ساتھ دوست بھی ہوتے ہیں۔ ہو سکے تو اسے یہ بھی بتانا کہ محنت کی کمائی کا ایک ڈالر زمین پر گرے ہوئے پانچ ڈالر سے زیادہ بہتر ہے۔ اس میں ہار برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا اور جیت سے لطف اندوز ہونے کی خوبی بھی۔ اگر ہو سکے تو اسے حسد سے دور رکھنا۔ اسے مسکراہٹ کے راز سمجھانا۔ اسے سمجھانا کہ بظاہر بڑے بڑے نظر آنے والے بدمعاش سب سے آسانی سے قابو کیے جاسکتے ہیں۔ اگر ہو سکے تو اُسے کتابوں کے عجائبات سے آگاہ کرنا لیکن اس کے پاس اتنا وقت بھی ہونا چاہیئے کہ وہ آسمانوں پر پرواز کرنے والے پرندوں، دھوپ میں گھومتی شہد کی مکھیوں اور پھولوں سے لدی ہوئی سر سبز پہاڑیوں کی خوبصورتی سے خاموشی سے لطف اُٹھا سکے۔ سکول میں اُسے ہر بات ضرور بتانا کہ فیل ہو جانا، دھوکہ دینے سے بہتر ہے۔ اُسے اپنے خیالات پر یقین دلانا خواہ ہر شخص یہ کہے کہ وہ درست نہیں ہیں۔ اُسے نرم خو لوگوں سے نرم اور سخت خو لوگوں سے سخت رویہ اپنانے کی تعلیم دینا۔ میرے بیٹے میں اتنی طاقت پیدا کر دینا کہ وہ خواہ مخواہ لوگوں کی پیروی نہ کرے۔ اُسے ہر شخص کی بات سننے کے لیے تیار کرنا لیکن وہ جو کچھ سنے اسے صداقت کے معیار پر پرکھے اور صرف وہی اخذ کرے جس کا نتیجہ اچھا ہو۔ اگر ممکن ہو سکے تو اسے اُداسی کے عالم میں ہنسنا سکھانا، اُسے بتانا کہ آنسو بہانا کوئی شرم کی بات نہیں۔ اُسے نقادوں سے نمٹنے اور چاپلوسی سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرنا۔ اسے اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں بہترین شخص کے حوالے کرنے کی تعلیم دینا۔ مگر اپنے دل اور روح کو ہمیشہ آزاد رکھنے کی تلقین کرنا۔ اس میں ہجوم کے شور میں اپنے کان بند رکھنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔ اگر وہ سمجھتا ہے کہ وہ درست ہے تو کھڑا ہو کر اپنا دفاع کر سکنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔ اسے نرمی سے رکھنا مگر لاڈلا نہ بنانا کیونکہ (سٹیل) لوہا آگ میں پڑ کر ہی ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ اس میں بے صبری کا حوصلہ اور بہادری کا صبر پیدا کرنا۔ اسے بتانا کہ خود پر یقین رکھے کیونکہ صرف اسی صورت میں وہ انسانیت پر یقین قائم کر سکے گا۔

یہ ایک بڑا کام ہے مگر جتنا بھی تم کر سکو۔

چھٹی شرطِ بیعت

”یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا“۔

امتہ الشافی طارق صاحبہ۔ بریمپٹن ہارٹ لیک ساؤتھ

حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ کے اِذن سے یکم دسمبر 1888ء کو ایک اشتہار کے ذریعے سے بیعت کا اعلان عام فرمایا۔ آپ نے 4 مارچ 1889ء کو ایک اشتہار میں بیعت کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا:

”یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر ایک نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو۔“ (شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 7)

اس بیعت کے ذریعے بیعت کرنے والا پچھلے گناہوں کی سچے دل سے توبہ کرتا ہے اور راستبازی اور تقویٰ کی دس شرائط پر عمل پیرا ہونے کا وعدہ کرتا ہے جس میں سے چھٹی شرط کے بارے میں خاکسار اس مضمون میں کچھ بیان کرتی ہے۔

اس شرط کے پہلے حصے میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات کا عہد کرنے کو کہا ہے کہ تم رسم ورواج کے پیچھے نہیں چلو گے۔

اسلام میں شریعت کے تین اصول ہیں۔ قرآن پاک، حدیث اور سنتِ رسول ﷺ پھر اس زمانے کے حَکَم اور عدل، حضرت مسیح موعودؑ کے فتویٰ۔ اس طرح رسم ہر اس کام کو کہیں گے جس کا ثبوت قرآن پاک اور سنت محمدی ﷺ سے نہ ملتا ہو جن کا کرنا خلفاء کرام سے ثابت نہ ہوتا ہو۔

رسول کریم ﷺ کی بعثت کی غرض ہی قرآن پاک میں یہ فرمائی گئی ہے کہ آپ انسانیت کو ان تمام رسوم اور پھندوں سے آزاد کروائیں گے۔ جو انسانوں نے خود اپنے اوپر مسلط کر لئے تھے۔ انسانیت کو پاکی کی تعلیم دے کر اپنے مرکز یعنی توحید کی طرف کھینچیں گے۔ توحید کے مقام سے ذرا بھی ہٹیں تو پہلے انسان رسومات میں گرفتار ہوتا ہے۔ اور پھر ان کے جال میں پھنستے پھنستے شرک پر پر اُتر آتا ہے۔

گویا شرک رسومات کی پیروی کا لازمی نتیجہ ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۱﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۲﴾

(سورۃ النازعات آیت 42-41)

اور وہ جو اپنے رب کے مرتبے سے خائف ہو اور اس نے اپنے نفس کو ہوس سے روکا تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔“

(بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحو علی صلح)

ہماری روزمرہ زندگی میں کچھ ایسی رسوم رواج پا گئی ہیں جو دوسرے معاشرے سے جہاں ہم رہ رہے ہوتے ہیں اُن کے اثر سے راہ پا جاتی ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول رسمیں ہیں مثلاً بَری دکھانا، جہیز کا اظہار۔ یہ اظہار اپنی بڑائی جتانے کے لئے ہوتا ہے۔ اسلام میں صرف نکاح کا اعلان کرنے کو کہا گیا ہے اسی طرح ولیمے میں کئی کئی طرح کے کھانے رکھنا دکھاوے کی خاطر ہوتا ہے جس سے بچنا چاہیئے۔ اسی مضمون کے تسلسل میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 24 اگست 2003ء کے اختتامی خطاب میں فرمایا:

”آج کل آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے یہاں آنے کے بعد بہت نوازا ہے بہت کشائش عطا فرمائی ہیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں داخل ہونے کی برکت ہے۔ ان فضلوں اور برکتوں کا اظہار اس کے حضور جھکتے ہوئے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے کریں اس کی بجائے شادی بیاہ میں نام ونمود کی خاطر، خود نمائی کی خاطر ان رسموں میں پڑ کر یہ اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 102)

اس زمانے کے معاشرے میں خاص طور پر مغربی علاقوں میں جہاں دنیاداری کی چکاچوند بہت زیادہ اثر کرتی ہے مغرب کے بے شمار رسم ورواج مذہب سے دور لے کر جانے والے

ہیں۔اسلام کی تعلیم پر پردہ ڈالنے والے ہیں۔ان رسوم سے بچنے کے لئے ہر احمدی کا مضبوط کردار ہونا چاہیئے۔

اسلام میں پردے کا حکم ہے اسی میں مسلمان عورت کی عزت ہے۔مغرب میں اس کے خلاف طرح طرح سے آواز اٹھائی جاتی ہے۔ہر عورت کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہو گا اور بچی پردے کو، حیا کو اپنی عزت اور مقام بنانے کا ذریعہ بنالے تو یہ احساس جگایا جاسکتا ہے کہ اسلامی معاشرہ وہ اعلیٰ معاشرہ ہے جس میں اصل انسانی فلاح کی جو خوبیاں پائی جاتی ہیں ۔پھر مغربی معاشرے میں ناچ، شراب نوشی ہو اوہوس اور اس قدر مقابلہ پایا جاتا ہے کہ کوئی شعبہ خالی نہیں ہے۔کپڑوں کا، گھروں کا، ان سب رسوم سے بچ کر اگر کوئی خدا کی اعلیٰ تعلیم کی طرف جھکے تو اس کے لئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنت اس کا مقام ہے۔ہوائے نفس کو روکنا یہی فنافی اللہ ہونا ہے اور اس سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے اسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے۔'' (بدر جلد نمبر 1 مورخہ اگست 1905ء صفحہ 2)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ بات جس کے سبب سے میں تمھارے بارے میں خائف ہوں وہ ایسی خواہشات ہیں جو تمھارے شکموں میں اور تمھاری شرمگاہوں میں پیدا ہو جائیں گی نیز ہوا و ہوس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی گمراہیوں کے بارے میں بھی خائف ہوں''۔(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 423 مطبوعہ بیروت)

وہ راستہ جو جنت کی طرف جاتا ہے۔ وہ دستور العمل جو مکمل ہے۔وہ مکمل کتاب قرآن پاک ہے۔جس پر عمل کرنے سے تمام برائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔اس کتاب کو خالق البشر نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل پر نازل کیا۔جہاں جہاں ضرورت تھی حضورؐ نے اپنے عمل اور فعل سے وضاحت فرمادی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

(سورۃ القمر آیت 18)

اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنادیا۔پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

ہم روزمرہ زندگی میں ہر عمل سے پہلے اگر یہ سوچیں کہ کیا یہ قرآن کے مطابق ہیں ؟ کیا اللہ اور رسول کریم ﷺ ہم سے یہی توقع رکھتے ہیں؟ جب ضرورت ہو اسی دستور عمل سے راہ نمائی حاصل کریں گے یہی عہد ہم نے اس شرط میں خدا سے کیا ہے۔ہم نے اس شرط میں جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے بد رسوم کے خلاف اعلان جہاد کرنا ہو گا اور ہر عمل سے پہلے خدا اور رسول خدا کی رضا کا خیال رکھنا ہو گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پاسکتے ہیں۔آج کل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی سیفیاں اور دعائیں اور درود اور وظائف یہ سب انسان کو مستقیم راہ سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔سو تم ان سے پرہیز کرو۔ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا گویا اپنی ایک الگ شریعت بنالی ہے۔تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول ﷺ کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اور کوئی کنجی نہیں ہے۔بھولا ہوا ہے وہ جو اِن راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اسکے رسول کے فرمودہ کا تابع دار نہیں بلکہ اور اور راہوں سے اسے تلاش کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 103-102 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں رسومات سے بچنے، شرک سے بچنے اور قرآن پاک کی تعلیمات کے حصار میں آنے کی توفیق دے اور ہمیں اُس وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق دے جو ہم نے اس شرط میں کیئے ہیں۔(آمین)

قرۃ العین

اسماء عزیزوان ایسٹ اطلاع دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17 اگست 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام جاذب عفان عزیز تجویز فرمایا ہے۔بچہ وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔اللہ تعالیٰ بچے کو خادمِ دین بنائے (آمین)

آمین و کامیابی

بشریٰ کاہلوں صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس سے اپنی بیٹی شافیہ کاہلوں کے حفظ القرآن سکول برائے طالبات، کینیڈا سے عرصہ دو سال اور ایک ماہ میں مکمل قرآن پاک حفظ کرنے پر عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچی کو دین و دُنیا میں کامیاب و کامران کرے اور تمام ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

ساتویں شرط بیعت

یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

طاہرہ مسعود۔ سکاربرو۔ ٹورانٹو

سبحان اللہ کیا خوبصورت نقطہ ہے۔ قرآن پاک میں تکبر سے بچنے کی تلقین ہے۔ سب سے پہلا تکبر شیطان نے کیا تھا۔ "اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ" (البقرۃ: آیت 35) اس لیے یہ ایک شیطانی صفت ہے۔

تکبر اور گھمنڈ انسان کی نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ یہ انسان کے کردار کو تباہ کرنے والی عادت ہے۔

قرآن پاک متعدد مقامات پر تکبر کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"اور انہوں نے (تکبر کرنے والوں نے) کہا ہم اموال اور اولاد میں بہت زیادہ ہیں اور ہم عذاب نہیں دیئے جائیں گے"۔ (سباء: آیت 36)

"اور جب وہ آگ میں پڑے جھگڑ رہے ہوں گے تو کمزور لوگ تکبر کرنے والوں سے کہیں گے ہم یقیناً تمہارے پیروکار تھے پس کیا تم آگ کا کوئی حصہ ہم سے ٹال سکتے ہو؟" (المومن: آیت 48)

یہ تکبر ہی تھا جس نے فرعون کی عقل پر پتھر ڈال دیئے اور اس نے نہ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نبی کو جھٹلا دیا بلکہ ان کے درپے آزار ہو گیا اور عبرت کا نمونہ بنا اور یہ عاجزی اور تقویٰ ہی تھا کہ اس کی بیوی حضرت آسیہ عورت ہو کر جنت کی وارث بن گئی۔

یہ تکبر ہی تھا جس نے بلعم باعور کو باوجود ملہم ہونے کے رستے سے بھٹکا دیا اور وہ راندہء درگاہ ہو گیا۔ اور یہ تکبر ہی تھا جس نے عمرو بن ھشام کو ابوالحکم سے ابوجہل بنا دیا۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا ایک سخت ترین دشمن جس کا نام محمد حسین بٹالوی تھا۔ اس بد قسمت نے وقت کے مامور سے اپنا نام رئیس المتکبرین رکھوایا۔ وہ بے چارہ اسی شیطانی طرز کی بناء پر ساری زندگی آپ سے عداوت کرتا رہا۔ انجام کار اپنی کسمپرسی اور بیماری میں خود ہی تاسّف کرتا تھا کہ جب تک میری زبان بھونکتی تھی لوگ مجھے سنتے تھے اب کوئی پوچھتا تک نہیں۔ اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اب یہ بات یاد رہے کہ تکبر کو جھوٹ لازم پڑا ہوا ہے۔ بلکہ نہایت پلید جھوٹ وہ ہے جو تکبر کے ساتھ مل کر ظاہر ہوتا ہے"۔

(روحانی خزائن جلد 5 آئینہ کمالات اسلام صفحہ 599)

ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں جماعت کو تنبیہ کرتا ہوں کہ تکبر خدائے ذوالجلال کی آنکھوں میں نہایت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو کہے کہ وہ اس سے زیادہ علم اور زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبّر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ وہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جسے وہ چھوٹا سمجھتا تھا اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے"۔

(نزول مسیح روحانی خزائن صفحہ 402)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2008ء بمقام کیرالہ انڈیا میں فرمایا: "آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ ٹھٹھہ، کینہ وری، گندہ زبانی، جھوٹ، لالچ اور تکبر سب چھوڑ دو، پھر راستبازوں کا معجزہ تمہیں آسمان سے ملے گا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے یہ عہد لے کر ان کو ایک بہت بڑی برائی سے بچانے کی مبارک کوشش فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپؑ نے کیا خوب فرمایا ہے:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

قرۃ العین

محترمہ امتہ المتین زاہدہ صاحبہ وینیپیگ جماعت سے اپنی پوتی دُرِّ ثمین طیّب کی پہلی بیٹی کی پیدائش کے موقعہ پر درخواستِ دُعا کرتی ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام قدسیہ طیّب تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بچی کے نیک خادمہ دین ہونے کی درخواستِ دُعا ہے۔

آٹھویں شرطِ بیعت

”یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا“۔

امتہ الباسط ــــ درہم

حضرت مسیح و مہدی موعودؑ کی جماعت میں ایک فقرہ جو اس شرط بیعت کا خلاصہ ہے ہر مرد و عورت چھوٹا بڑا جانتا ہے یعنی ”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“۔(ملفوظات جلد2 صفحہ 70)

دراصل یہ عہد دین اسلام کی عملی صورت کا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت کا ہر دوسری محبت پر غالب آنے کا نام ہے۔

جماعت احمدیہ کی ہر ذیلی تنظیم کے عہد نامے میں بھی اس شرط بیعت کا مفہوم یعنی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا پختہ وعدہ شامل ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے دوسرے افراد کی طرح ممبرات لجنہ اماء اللہ بھی اپنے اجلاسوں اور اجتماعات وغیرہ پر یہ عہد بار بار دہراتی ہیں کہ ”میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گی۔“ آج احیائے اسلام کا مقصد عظیم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل ہونے والے ہر فرد سے تقاضا کرتا ہے کہ اپنے اس اقرار کو عملی طور پر بہترین رنگ میں نبھائے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی غیرت ہمیں ہر دوسری محبوب شے سے عزیز تر ہو۔

اس عہد بیعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اُس کی بیعت کا انحصار ہے خلافت سے اور نظام سے جڑے رہنے کا انحصار ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ نظام سے جُڑے رہنے کا خلافت سے وابستگی کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے اور بیعت کا اعلان اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی باتیں صرف منہ کی باتیں رہ جاتی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ مورخہ 17 اکتوبر 2014ء)

حقیقی عہد صرف وہی ہو سکتا ہے جس کی ہر لحہ عملی طور پر پاسداری کی جائے اور اس کے ہر پہلو کو سمجھ کر اپنی زندگی پر لاگو کیا جائے۔ وفائے عہد بیعت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور عہدِ وفا ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے“۔(ملفوظات جلد4 صفحہ 71 حاشیہ، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آٹھویں شرط بیعت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

”اس کے بغیر ایمان قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ اس پر عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں اس کے حصول کے لئے ہر وقت، ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے رہنا چاہیئے۔ اس کا فضل ہی ہو تو یہ اعلیٰ معیار قائم ہو سکتا ہے۔ تو ہم جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل ہیں۔ ہمارے لیے تو اللہ تعالیٰ اس طرح حکم فرماتا ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ (سورۃ البینہ: آیت 6)

ترجمہ: اور وہ کوئی حکم نہیں دیے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے اور نماز کو قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔

پس جب ہم اللہ کی عبادت کریں گے۔ اس کی دی ہوئی تعلیم پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے گا۔ ہمارے ایمانوں کو اس قدر مضبوط کر دے گا کہ ہمیں اپنی ذات، اپنی خواہشات، اپنی اولادیں دین کے مقابلہ میں ہیچ نظر آنے لگیں گی۔ تو جب سب کچھ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے گا اور ہمارا اپنا کچھ نہ رہے گا تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ وہ ان کی عزتوں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ ان کی اولادوں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ ان میں برکت ڈالتا ہے۔ ان کے مال کو بھی بڑھاتا ہے اور ان کو اپنی رحمت اور فضل کی چادر میں ہمیشہ لپیٹے رکھتا ہے اور ان کے ہر قسم کے خوف کو دور کر دیتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 29 اگست 2003ء)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”نہیں نہیں، سچ یہ ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے سپرد کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور ان (لوگوں) پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں

گے۔" (سورۃ البقرہ:113)

حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یعنی جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرے ۔۔۔۔۔ اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگادے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے اور حقیقی نیکی بجالانے میں سرگرم رہے۔ سو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چاروں سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 344)

دین کو اپنی ہر عزیز چیز سے عزیز تر سمجھنے کا وعدہ ایک بڑی قربانی چاہتا ہے اور اسی کا نام اسلام ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ معاویہؓ بن حیرہ قشیری اپنے اسلام لانے کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا۔ میں نے پوچھا "آپ کو ہمارے رب نے کیا پیغام دے کر بھیجا ہے اور کیا دین لائے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "خدا نے مجھے دین اسلام دے کر بھیجا ہے" میں نے پوچھا "دین اسلام کیا ہے؟ حضور ﷺ نے جواب دیا "اسلام یہ ہے کہ تم اپنی پوری ذات کو اللہ کے حوالے کر دو اور دوسرے معبودوں سے دست کش ہو جاؤ۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو"۔

(الاستیعاب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمان کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبرو کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اُس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا"۔

(فتح اسلام، روحانی جلد 3 صفحہ 10 تا 12)

آپؑ نے فرمایا:

"خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑھ معرفت کاملہ ہے۔ پس جس کو معرفت کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی اس کو ہر ایک گناہ سے جو بے باکی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی۔ پس ہم اس نجات کے لئے ۔۔۔ صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے۔ جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسلام کے معنی ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام تمام تر شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت"۔ (لیکچر لاہور صفحہ 6-5)

آیئے آج ہم سب اپنے عہد بیعت کو از سر نو دہراتے ہوئے اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم اپنی جان کے آرام اور نفس کی خواہش کو اللہ کی عبادت اور اسلام احمدیت کی ترقی کے تقاضوں پر ترجیح دیتے ہیں؟ کیا ہم در حقیقت اپنی دلی خوشی سے اپنی گردنیں ذبح کروانے کے لئے تیار ہیں؟

کیا ہم اپنی ذاتی عزتوں کو دین اسلام کی سربلندی پر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں؟

کیا ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سب مال و دولت، صحت و عزت اللہ تعالیٰ نے ہی عطا کئے ہیں تا کہ ہم اسے اس کی راہ میں خرچ کر کے اس کی رضا اور محبت حاصل کر سکیں؟

کیا ہم نے اپنی اولادوں کی تربیت اس رنگ میں کی ہے کہ دین کے سپہ سالار بن سکیں؟

کیا ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بچے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں جن میں اللہ کی محبت کا نور بھرنا ہماری ذمہ داری ہے اور جس کے لیے اپنا نیک نمونہ اور دعائیں پہلا قدم ہے؟

اے احمدی عورت! تم ایک بیٹی، بہن، بیوی یا ماں جس روپ میں بھی ہو اٹھ اور اپنے دین کی غیرت کو جھنجوڑ کہ اسلام کا دشمن آج پورے زور سے اسے مٹانے کے درپے ہے۔ دجال کے شر نے آنحضرت ﷺ کے نام سے منسوب ہونے والے دنیا کے حصے کو انتہائی ذلت آمیز حالت تک پہنچا دیا ہے اور اب بے باکی سے اس پاک نبی ﷺ کی ذات مبارک پر براہ راست حملوں پر بھی اتر آیا ہے۔ اُٹھ اور اپنے دین کی عزت کے دفاع اور غلبہ اسلام کے لئے خلیفہ وقت کے ہاتھ مضبوط کر۔ اُٹھ اور اسلام کے احیاء کی تڑپ سے سجدہ گاہوں کو تر کر۔ اپنے پیارے نبی ﷺ کی عزت کا تاج سجانے کے لئے کثرت سے درود شریف کے موتی چن، اپنے قلم کو حرکت دے کہ دشمن کے حملوں کا دفاع کر سکیں اور اسلام کا خوبصورت چہرہ دنیا کو دکھا سکیں کہ یہی آج کا جہاد ہے۔ اُٹھ اور اپنے باپوں، بھائیوں، خاوندوں اور بیٹوں کی خدمت دین میں ہر ممکن مددگار بن۔ اٹھ اور اپنے آپ کو اسلام احمدیت کا سفیر بنا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عہد بیعت نبھاتے ہوئے "آخرین" میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے فرمایا ہے۔ آمین ثم آمین۔

نویں شرطِ بیعت

"یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا"۔

وجیہہ قیوم ــــ وان ایسٹ

قرآن کریم میں حضرت محمد ﷺ کو تمام نبیوں کا سردار اور آپ کی امت کو بہترین امت قرار دیا گیا ہے۔ اس بلند مقام اور منصب کا سب سے بڑا تقاضا خدمتِ خلق ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

(آل عمران: آیت 111)

ترجمہ: کہ اے مسلمانو! تم بہترین امت ہو۔ جو لوگوں کے فائدہ کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ گویا خدمتِ خلق کے نتیجہ میں مسلمان واقعی طور پر اپنا بہترین ہونا ثابت کر سکتے ہیں۔ اس لیے ہی ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں "سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُم۔ کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے"۔ (چہل احادیث) آپ نے نہ صرف فرمایا بلکہ عمر بھر اس اصول کی ایسی لاج رکھی کہ بنی نوع انسان کی خدمت کر کے کُل عالم کا سردار ہونا ثابت کر دکھایا۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ "دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا کس چیز کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ، اسکی کتاب، اسکے رسول، مسلمان آئمہ اور ان کے عوام الناس کی خیر خواہی"۔ (صحیح مسلم کتاب البیان باب ایمان)

آپؐ نے اپنی جامع خوبصورت تعلیم کے ذریعہ بنی نوع انسان کی سب سے بڑی یہ خدمت کی کہ ہر انسان کی جان، مال، اور عزت کی حرمت قائم فرمادی۔ اس بات کی تصدیق مختلف احادیث ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں (بخاری کتاب الایمان)

ایک جگہ فرمایا! مومن وہ ہے جن سے دوسرے تمام انسان امن میں رہیں۔ (مسند احمد بن حنبل)

رسولِ کریم ﷺ مخلوقِ خدا سے محبت رکھتے تھے اور لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کر کے مسرت محسوس کرتے تھے۔ بعثت سے قبل آپؐ معاہدہ حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے جسکا بنیادی مقصد مظلوموں کی امداد کرنا تھا۔

حضرت خدیجہ نے پہلی وحی پر رسولِ کریم ﷺ کے اخلاق پر گواہی دی وہ آپ ﷺ کی ہمدردیٔ خلق سے عبارت ہے۔ "خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ تو رشتہ داروں کے حق ادا کرتے ہیں، غریبوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں، دنیا سے ناپید اخلاق اور نیکیاں قائم کرتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں حقیقی مصائب میں مدد کرتے ہیں"۔ (بخاری کتاب بداء الوحی)

حضرت مسیح موعود السلام جو آنحضرت ﷺ کے سچے عاشق تھے کیسے ممکن تھا کہ اس بات کو نظر انداز کرتے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت ام المومنینؓ حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے۔ اب اِن کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکرامِ ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا۔ اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے۔ اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا۔ فرمایا، دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندہ کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آبیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے۔ اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں۔ ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں کو تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے

چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا.

ان تمام مثالوں کو سامنے رکھ کر جماعتِ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس بیعت نمبر ۹ کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کر سکتی۔ نیز حضرت مسیح موعودؑ کے ہر خلیفہ نے اس شرط کو مختلف طریقوں سے پورا کر کے دکھایا ہے۔ خلافت کے زیرِ نگرانی افریقہ میں انسانیت کی خدمت کے بے شمار اسکول، ہسپتال، ڈاکٹرز، اساتذہ۔ پاکستان میں ہسپتال تعلیمی ادارے اور ڈاکٹرز، نرسیں اور فری ھومیو پیتھی میڈیکل کلینک ہیو مینٹی فرسٹ کے نام سے ایک ادارہ جو پوری دنیا میں خدمتِ خلق میں ہر دم مشغول ہے۔ کوئی بھی قدرتی آفات ہوں یا پھر دنیاوی مسائل ہر آن یہ ادارہ حرکت میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا کرے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اسلام کے اس پہلو کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہر دم مصروف رہیں۔ خواہ یہ ذمہ داری انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر۔

...❖...❖...❖...

رپورٹ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مجلس وُوڈبرج

عالیہ صدف ـــــ وُوڈبرج

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ وُوڈبرج کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ 25 جنوری 2015ء بروز اتوار منعقد کروانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس جلسہ کا انعقاد مسجد بیت الاسلام، ہیپل میں ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ سورۃ الاحزاب کی آیات 42-48 کی تلاوت کی گئی۔ محترمہ صدر مجلس لجنہ شاہدہ نعیم صاحبہ نے بہت ہی پُرسوز آواز میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی نظم ”اک رات مفاسد کی یہ تیرہ و تارائی۔۔۔“ تمام جلسے کے دوران وقفے وقفے سے پڑھی۔ جس سے جلسے کو بہت عمدہ تاثر ملا۔ تقاریر بعنوان ”حضرت محمد مصطفیٰؐ بحیثیت سراجِ منیر اور فخر موجودات پر کی گئیں۔ ناصرات نے بہت دِلکش انداز میں قصیدہ پڑھا۔ مہمانانِ خصوصی میں محترمہ امتہ القدوس فرحت صاحبہ نیشنل سیکرٹری اشاعت اور امتہ الشافی خلیفہ صاحبہ ریجنل صدر وان امارت شامل تھیں۔ محترمہ امتہ القدوس فرحت صاحبہ نے ”جہاد بالقلم“ کے موضوع پر بہت دِلچسپ مضمون پیش کیا۔ جلسے میں ایک غیر از جماعت بہن بھی شامل تھیں۔

جلسے کے اختتام پر ریفریشمنٹ دی گئی۔ تمام شاملینِ جلسہ نے پروگرام کی روانی اور ترتیب کو بے حد سراہا۔ (الحمدللہ)

دعائیہ درخواست

- لجنہ اماء اللہ سسکاٹون نارتھ مسجد دارالرحمت کے بابرکت آغاز پر تمام اہلِ جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خصوصی فضل سے اِس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ (آمین)
- احمدیہ ابوڈ آف پیس سے شاہدہ بشریٰ مبارک صاحبہ اور ندرت جہاں اپنے بچوں کے نیک خادمِ دین بننے کیلئے درخواستِ دعا کرتی ہیں۔
- وُوڈبرج سے محترمہ نجمہ واسع صاحبہ اہلیہ واسع باجوہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے درخواستِ دُعا کرتی ہیں۔
- وان ایسٹ سے عابدہ بشریٰ صاحبہ اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور بچوں کی پڑھائی میں کامیابی اور میاں کے کاروبار میں برکت کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔
- احمدیہ ابوڈ آف پیس سے مکرمہ امینہ امجد صاحبہ۔ آسیہ بٹ صاحبہ۔ طاہرہ صدیقہ صاحبہ، امتہ الحیٔ علیم صاحبہ اپنے اہلِ خانہ کیلئے درخواستِ دُعا کرتی ہیں۔ اسی طرح ثمینہ طاہر صاحبہ اور شاہینہ بشریٰ صاحبہ اپنی والدہ مرحومہ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ کی مغفرت اور بُلندی درجات کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔
- احمدیہ ابوڈ آف پیس سے اسماء احمد اپنی بیٹی عائشہ احمد کی عمر و سلامتی، خادمہ دین بننے کی درخواستِ دعا کرتی ہیں۔
- نصرت بھٹی احمدیہ ابوڈ آف پیس سے اپنی مرحومہ والدہ کیلئے درخواستِ دُعا کرتے ہوئے تحریر کرتی ہیں۔ میری بیحد پیاری والدہ محترمہ شمس النساء قریشی صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد اسلم قریشی (شہید احمدیت Trinidad) مورخہ 3 جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بیحد پیار کرنے والی، شفیق اور مہربان ماں تھیں۔ تمام بہنوں سے اُن کے بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے ہم بہن بھائی کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اُس کی رضا پہ راضی رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

دسویں شرطِ بیعت

یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

امتہ القدوس صائمہ ——— سسکاٹون نارتھ

ہر مذہب، دین اور جماعت کے کچھ اصول ضابطے اور شرائط ہوتی ہیں۔ جو اُس کے ماننے والوں کے لیے ضروری ہوتی ہیں ہم مسلمان ہیں اور نبی اکرم ﷺ کی اُمت ہیں اور آپ ﷺ کی ہر بات ہمارے لیے حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ہم احمدی بھی کہلاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو شرائط بیعت کی صورت میں کچھ اصول فرما دیئے ہیں جن پر عمل کرنا ہر احمدی مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

یہ دس شرائط ہیں جس کی دسویں شرط میں حضرت مسیح موعودؑ اخوت اور اطاعت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں اور ہم سے اس بات کا عہد لے رہے ہیں کہ اس جماعت میں شامل ہو کر اخوت اور بھائی چارے کا تعلق ایک دوسرے سے قائم کریں۔ یہاں برابری اور رشتے داری کا تعلق قائم کرنا مراد نہیں ہے بلکہ یہ اقرار کرنا ہے کہ آنے والے مسیح کو ماننا خدا اور رسول کا حکم ہے۔ اس لیے یہ تعلق بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر قائم ہو رہا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مسیح کے ساتھ معروف باتوں میں اطاعت کا بھی عہد کرو۔ ہر وہ بات اور احکام جو اللہ، رسول اور شریعت کے احکام کے مطابق ہے معروف ہے۔ اور یہ اطاعت اتنے اعلیٰ معیار کی ہو اور اس میں اتنی مضبوطی ہو کہ تمام دنیاوی رشتے داریاں و تعلق اس کے سامنے ہیچ ثابت ہوں۔

رشتے داریوں میں تو لو اور دو، کبھی مانو اور کبھی منواؤ کا اصول بھی چل جاتا ہے لیکن یہاں یہ واضح ہے کہ تمھارا یہ تعلق غلامانہ اور خادمانہ ہونا چاہیئے کہ بغیر چون وچرا کیے مسیح موعودؑ کی ہر بات ماننا بھی ضروری ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی ضروری ہے کہ خادم اور نوکر کا کام تو مجبوری کا ہے۔ خادم کبھی بڑبڑا بھی لیتے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ حالت تو خادمانہ ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ کی خاطر اخوت کا رشتہ بھی ہے اور اطاعت کا اقرار بھی ہے، قربانی کا عہد بھی ہے۔ اور قربانی کا ثواب اُس وقت ملتا ہے جب خوشی سے ہو۔ تو ہم اس شرط پر جتنا غور کریں گے حضرت مسیح موعودؑ کی محبت میں ڈوبتے چلے جائیں گے۔ اس شرط میں معروف اطاعت کا حکم ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ یامُرُھُمْ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ نبی اُن باتوں کے لیے حکم دیتا ہے جو خلافِ عقل نہیں ہیں اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جن سے عقل بھی منع کرتی ہے اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام ٹھہراتا ہے"۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 54)

اسی طرح خلیفہ بھی جو نبی کے بعد اس کے مشن کو چلانے کے لیے مقرر ہوتا ہے انھی احکامات کو آگے چلاتا ہے۔ اطاعت کی کتنی اہمیت ہے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث سے پتا چلتا ہے جس میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی حق تلفی، ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لیے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے"۔ (مسلم کتاب الامارۃ)

ایک دوسری جگہ حضرت عبادہؓ بن صامت سے مروی ہے کہ ہم نے رسولِ کریم ﷺ کی بیعت اس نکتے پر کی:

"سُنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند ہو"۔ (مسلم کتاب الامارۃ)

حضرت مسیح موعودؑ کی شرائط بیعت کا خلاصہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

"فتنہ کی بات نہ کرو، شر نہ کرو، گالی پر صبر کرو، کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو"۔ (ذکرِ حبیب۔ صفحہ 436)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ سے کیے ہوئے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپؑ کی بیان فرمودہ تمام شرائط بیعت پر ہم مضبوطی سے قائم رہیں۔

(آمین)

تقریب شادی خانہ آبادی

بشریٰ صادقہ صاحبہ اہلیہ خواجہ داؤد احمد صاحب آف درہم جماعت اعلان کرتی ہیں کہ اُنکے صاحبزادے خواجہ سعود احمد صاحب آف سسکاٹون جماعت کی بابرکت تقریبِ شادی نائلہ جمیل صاحبہ سابقہ نیشنل جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کینیڈا سے جو جمیل حیدر صاحب اور محترمہ نسیم حیدر صاحبہ آف بیری جماعت کی صاحبزادی ہیں مؤرخہ 14 جون 2014ء کو بیلا بنکوئیٹ میں منعقد ہوئی۔ الحمدللہ۔ مؤرخہ 15 جون 2014ء کو دولہا کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احبابِ جماعت سے دونوں خاندانوں کیلئے یہ رشتہ بابرکت ہونے اور دینی و دُنیاوی حسنات کا موجب بننے کی درخواستِ دُعا ہے۔

ایک مثالی احمدی بچی

رقیہ باجوہ وینکوور سرے نارتھ

میں نے اک لڑکی دیکھی
دبلی پتلی پیاری پیاری
وہ صبح سویرے اٹھتی ہے
اور سب کی دُعائیں لیتی ہے
پنجوقتہ نمازیں پڑھتی ہے
ہر وقت وضو سے رہتی ہے
قرآن سے محبت کرتی ہے
ہر روز تلاوت وہ کرتی ہے
ہے صورت اسکی بھولی بھالی
سیرۃ بھی اسکی سب سے نرالی
وہ سادگی کا مرقع ہے
خوش خلقی سے مرصع ہے
وہ جب بھی گھر سے نکلتی ہے
باپردہ ہو کر جاتی ہے
اسکول سے جب گھر آتی ہے
وہ پہل سلام میں کرتی ہے
ماں باپ کی خدمت بھی کرتی ہے
ہر کام میں ہاتھ بٹاتی ہے
ہر خطبہ حضور کا سنتی ہے
ایم ٹی اے شوق سے دیکھتی ہے
اپنے آقا کو لکھ کر خط
ہر ماہ دُعائیں لیتی ہے
میں رشک سے اسکو دیکھتی ہوں
اور مولیٰ سے یہ کہتی ہوں
اے کاش احمدی ہر بچی
اس بچی جیسی بن جائے

آزمودہ ٹوٹکے شوگر کم کرنے کے لیے

امتہ المتین باجوہ ـــــ وینکوور سرے نارتھ

- 3 حصے کلونجی اور ایک حصہ کاسنی کے بیج ملا کر ایک چمچ روزانہ صبح کھائیں (ایک ہفتہ چھوڑ کر ایک ہفتہ کھائیں)
- کھیرے کا رس 4 چمچ روزانہ پئیں۔
- کریلے ہفتہ میں دو بار ضرور کھائیں۔
- ہفتہ میں دو بار مچھلی بیک کر کے کھائیں۔
- آدھا گریپ فروٹ کھائیں۔
- آدھا گھنٹہ روز پیدل سیر کریں
- بیسن میں تازہ میتھی ڈال کر روٹی بنا کر کھائیں
- کاٹیج چیز (Cottage Cheese) کا استعمال کریں
- بازار سے میٹھا لیکر کھانے کی بجائے تھوڑا سا پھل کھالیں۔
- میتھی دانہ، کلونجی، اجوائن، ہم وزن ملا کر رکھ لیں کھانے کے بعد دو تین چٹکیاں کھالیں۔

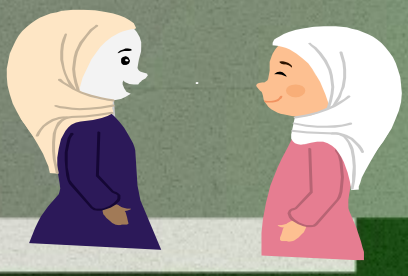

تتلی

حکمت و دانائی اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم تحفہ ہے

ایک خلیفۂ راشدؓ اپنی عقل و دانائی اور بہادری کی وجہ سے بہت مشہور تھے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں "علم کا دروازہ" کے خطاب سے نوازا تھا۔ ایک دفعہ دو آدمی اُن کے پاس ایک جھگڑا لیکر آئے کہ ہم ایک جنگل سے گزر رہے تھے بھوک لگنے پر جب کھانا کھانے بیٹھے تو ایک اجنبی بھی آپہنچا۔ ہم دونوں کے پاس کُل آٹھ روٹیاں تھیں۔ میرے پاس تین اور میرے دوست کے پاس پانچ۔ اجنبی نے آٹھوں روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کئے جو ہم نے ملکر کھا لئے۔ جاتے وقت وہ ہم کو آٹھ درہم دیکر چلا گیا اور کہا کہ ہم بانٹ لیں۔ میرا دوست اپنے پاس پانچ درہم رکھنا چاہتا ہے اور مجھے تین درہم دینا چاہتا ہے جبکہ میری خواہش ہے کہ یہ پیسے ہم برابر تقسیم کریں۔ اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا ہمیں منظور ہو گا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری بات سُنی اور تین روٹیوں والے شخص کو ایک درہم اور پانچ روٹیوں والے کو سات درہم دے دیئے۔ جس پر وہ ناراض ہو گیا اور کہنے لگا کہ یہ کیسا انصاف کیا ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے؟ آپؓ نے فرمایا دیکھو آٹھ روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کئے جائیں تو کُل چوبیس ٹکڑے ہوئے۔ اور آپ تینوں نے آٹھ آٹھ ٹکڑے کھائے۔ تمہارے 3*3=9 ٹکڑوں میں سے تم نے آٹھ کھالیے اور ایک اس اجنبی نے کھایا۔ دوسرے شخص کے 5*3=15 ٹکڑوں میں سے آٹھ ٹکڑے اُس نے خود کھائے اور سات اس اجنبی نے کھائے۔ یعنی اس اجنبی مسافر نے تمہارا ایک ٹکڑا اور تمہارے دوست کی روٹیوں کے سات ٹکڑے کھائے۔ اسطرح تمہیں ایک درہم ملا اور تمہارے ساتھی کو میں نے سات درہم دیئے۔ وہ دونوں یہ پُر حکمت فیصلہ سُن کر حیران بھی ہوئے اور دوسرا تھوڑا پریشان بھی ہوا کہ میں نے لالچ میں آکر پیسے گنوا دیئے۔

(حضرت علیؓ کے فیصلے۔ صفحہ 206)

پیاری بچیو!

1۔ آپ اُن خلیفۂ راشدؓ کا نام بتا سکتی ہیں؟

2۔ اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

3۔ اِن خلیفۂ راشدؓ کا دوسرا لقب کیا تھا؟

درست املاء

بعض کام کرنے بہت مشکل ہوتے ہیں لیکن آپ اگر ٹھان لیں تو پھر آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے

پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

پیاری بچیو!

اِملاء غلط ہو گئی ہے۔ امی جان کی مدد سے اسے درست کریں۔

باز قام قرنے بحت مشقل حوطے حیں۔ لیقن عاپ عگر ٹھان لیں طو پھر عاثانی پیدہ حو جاتی حے۔ قشی نے نچ کحاھے پیوصطہ رہ شجر صے امیدِ بحار رکھ۔

❖❖❖

جوابات پہیلیاں

(1) 20 بار (2) seven (3) Boxing Ring

(4) Hot pepper (5) (time table)ٹائم ٹیبل

جوابات کہانی

1. حضرت علی کرم اللہ وجہہ
2. ہمیشہ حکمت و دانائی سے کام لیں
3. اسد اللہ۔ اللہ کا شیر

پہیلیاں

1۔ 1 اور 100 کے درمیان کتنی دفعہ 9 کا ہندسہ آتا ہے۔

2۔ میں ایک Odd نمبر ہوں اگر مجھ سے ایک حرف نکال دیا جائے تو میں even بن جاتا ہوں۔

3۔ کونسی Ring گول نہیں square ہوتی ہے۔

4۔ کونسی چیز فرج میں رہ کر بھی hot رہتی ہے۔

5۔ کس ٹیبل کی Legs نہیں ہوتیں؟